<u>کتابوں کی دنیا</u>

کچھ
''غبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبد القادر''
بارے

عبدالحق انصاری

امام الصوفیہ محی الدین شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال ومناقب پر امیر المؤمنین فی الحدیث علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''غبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبد القادر'' تالیف کی، آئندہ صفحات پر اس کتاب کا پس منظر، پیش منظر اور اس پر کیے گئے ایک اعتراض کا جائزہ پیش ہے۔۔۔

نام کتاب: غبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبد القادر

تالیف: امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق: شیخ محمد سالم بواب

اشاعت: ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء

صفحات: ۴۸

ناشر: دارالالباب، بیروت ودمشق

شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ سید عبدالقادر بن موسیٰ حسنی ۴۷۱ھ/۱۰۷۸ء کو علاقہ طبرستان کے مقام جیلان میں پیدا ہوئے اور ۴۸۸ھ کو بغداد پہنچے، تا آں کہ ۵۶۱ھ/۱۱۶۶ء کو وہیں وفات پائی، جہاں مزار و ملحق مسجد نیز کتب خانہ مشہور و مرجع خلائق ہیں[۱] عارف باللہ، ابو محمد، محدث، مفسر، فقیہ حنبلی، ادیب و شاعر، صاحب کرامات کثیرہ، محی الدین، غوث اعظم، پیر پیراں، صوفیِ اسلام کے سلسلۂ قادریہ کے سرتاج، آپ کی تصنیفات میں الغنیة لطالب طریق الحق، فتوح الغیب وغیرہ مطبوع و مقبول نیز اردو تراجم دست یاب ہیں۔ علاوہ ازیں اقوال و ملفوظات اور مواعظ بکثرت محفوظ ہیں[۲] آپ کے سلسلے سے وابستہ علماء و مشائخ نے اصلاح معاشرہ، فروغِ اسلام نیز خدمت خلق کے افعال میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے[۳] آپ کے احوال و کرامات پر مختلف اسلامی زبانوں میں بکثرت کتب لکھی گئیں۔ حضر موت، یمن کے مشہور محقق عبداللہ بن محمد حبشی (پیدائش ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۹ء) نے آپ بارے لکھی گئی بہتر سے زائد مستقل کتب کے نام جمع کیے[۴] جن میں سے تین قدیم ترین کتب یہ ہیں۔

○ بغداد کے شیخ ابو محمد عبد اللطیف بن احمد ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے ۶۱۵ھ/۱۲۱۸ء کو سپین کے شہر اشبیلیہ میں وفات پائی، ان کی "نزهة الناظر فی مناقب الشیخ عبد القادر" جس کے قلمی نسخے

قرونطن یونی ورسٹی فاس نیز پبلک لائبریری جرمنی میں ہیں۔[۵]

- قاہرہ کے شیخ ابوالحسن نورالدین علی بن یوسف لخمی عطوفی رحمۃ اللہ علیہ کی ''بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار'' جس کا مزید ذکر آگے آرہا ہے۔اور
- دمشق کے شیخ ابوالفتح قطب الدین موسیٰ بن محمد یونینی بعلبکی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۷۲۶ھ/۱۳۲۶ء) کی ''الشرف الباھر فی مناقب الشیخ عبد القادر الجیلانی''[۶] جس کا قلمی نسخہ دارالکتب مصریہ قاہرہ میں بنام ''مناقب الشیخ عبد القادر الجیلانی'' زیر نمبر ۱۲، تاریخ حلیم ۱۰۹ اوراق پر مشتمل محفوظ ہے۔[۷]

بهجة الاسرار اور اس کے مصنف

شیخ علی بن یوسف لخمی عطوفی ۶۴۴ھ/ ۱۲۳۶ء کو قاہرہ میں پیدا ہوئے اور ۷۱۳ھ/۱۳۱۴ء کو وہیں وفات پائی۔ ابوالحسن، نورالدین، فقیہ شافعی، مدرس تفسیر، نحوی، جامعہ ازہر سے وابستہ، شیخ القراء مصر، صوفی، دو تصنیفات ہیں، جن میں بہجۃ الاسرار آپ کی پہچان بنی[۸] اور روز اول سے مصنفین واہل ذوق کے ہاں مقبول ہوئی لہٰذا مختلف ادوار میں متعدد قلمی نسخے تیار کیے گئے، جیسا کہ مکتبہ حرم مکی میں محفوظ قلمی نسخہ کا سنہ کتابت ۸۲۰ھ ہے[۹] اور یہ ۱۳۰۱ھ نیز ۱۳۰۴ھ کو قاہرہ جب کہ ۱۳۰۲ھ کو تیونس نیز ۱۳۳۳ھ کو لاہور سے چھپی تھی۔ اب ۲۰۰۲ء کو دارالکتب العلمیہ بیروت نے شائع کی نیز قاہرہ کی مطبوعہ دستیاب ہے۔

شیخ سلیمان حسنی برادہ مشکوی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء) نے بہجۃ الاسرار کا ترکی زبان میں ترجمہ کیا جو ''مرقاۃ مراتب العلم اللدنی'' نام سے ۱۳۰۰ھ کو استنبول سے چھپا۔

معلوم رہے بہجۃ الاسرار نام سے عربی میں متعدد کتب مختلف اوقات میں تصنیف کی گئیں جن میں سے چار کے کوائف یہ ہیں:

- شیخ ابی الحسین علی بن حسین حمویہ بن زید (وفات ۳۸۳ھ/۹۹۳ء) کی ''بہجۃ الاسرار فی التصوف''۔[۱۰]
- شیخ ابوالحسن نورالدین علی بن عبداللہ ابن جہضم ہمدانی شافعی (وفات ۴۱۴ھ/۱۰۲۳ء) کی ''بہجۃ الاسرار فی اخبار الصوفیۃ''۔[۱۱]
- شیخ ابوالحسن نورالدین علی بن یوسف لخمی عطوفی شافعی (وفات ۷۱۳ھ/۱۳۱۴ء) کی

''بهجة الاسرار و معدن الانوار ، فی مناقب السادة الاخیار من المشائخ الابرار''

- شیخ رضی اللہ صدیق عربی کی ''بهجة الاسرار و معدن الانوار فی فضل ذکر اللّٰه تعالیٰ اثناء اللیل و اطراف النهار'' ۔[۱۲]

اور عجب اتفاق یہ ہے کہ ان میں تین بهجة الاسرار مصنفین کے نام ''علی'' ، نیز تینوں کی موضوعات بھی تصوف وصوفیہ ہیں۔ اس گہری مشابہت کی وجہ سے بعض تذکرہ نویسوں نے بهجة الاسرار کے دو مصنفین شیخ علی بن عبداللہ ابن جہضم ہمدانی اور شیخ علی بن یوسف شطنوفی کے حالات گڈمڈ کر کے انہیں ایک ہی شخصیت خیال کیا۔[۱۳]

بهجة الاسرار کے معترضین

- مصر کے شیخ ابوالفضل کمال الدین جعفر بن تغلب اُدفُوی (وفات ۷۴۸ھ/۱۳۴۷ء) نے البدر السافر میں بهجة الاسرار کے مندرجات کے خلاف رائے دی، البدر السافر تاحال شائع نہیں ہوئی[۱۴] جب کہ اس کی عبارت علامہ ابن حجر عسقلانی نے ''الدرر الكامنة'' میں نقل کی[۱۵] جس کا مزید ذکر آگے آ رہا ہے۔
- ملک شام کے شہر حلب کے نزدیک مقام معرة النعمان کے شیخ ابوحفص زین الدین عمر بن مظفر ابن الوردی (وفات ۷۴۹ھ/۱۳۴۹ء) نے[۱۶] ''تاریخ ابن الوردی'' میں رائے دی۔[۱۷]
- دمشق کے مشہور مفسر ومؤرخ شیخ ابوالفداء عمادالدین اسماعیل بن عمر ابن کثیر (وفات ۷۷۴ھ/۱۳۷۳ء) نے ''البداية و النهاية'' میں[۱۸] بهجة الاسرار کا نام لیے بغیر لکھا کہ شیخ عبدالقادر جیلانی کے احوال پر مبنی تحریریں غلو کے درجے میں ہیں، اسی پر بس نہیں، غنية الطالبين و فتوح الغيب کے نام درج کر کے ان کے مندرجات پر بھی اعتراض کیا۔[۱۹]
- دمشق کے ہی مشہور عالم شیخ ابوالفرج زین الدین عبدالرحمٰن بن احمد ابن رجب حنبلی (وفات ۷۹۵ھ/۱۳۹۳ء) نے ''الذیل علی طبقات الحنابلة'' میں[۲۰] شدید الفاظ میں رائے درج کی۔[۲۱]
- دورِ حاضر میں سعودی عرب کے باشندے ڈاکٹر سعید بن مسفر قحطانی نے اپنے مقالہ برائے پی ایچ ڈی میں بهجة الاسرار بارے منفی رائے دی۔[۲۲]
- اور سعودی باشندے واہم قلم کار ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن عثیمین نے ''الذیل علی طبقات

الحنابلة'' پر تحقیق وحواشی کے دوران انہی خیالات کا اظہار کیا۔[۴۳]

شیخ ابوالحسن نورالدین شطنوفی کی بهجة الاسرار کے معترضین عام طور پر شیخ احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہ (وفات ۷۲۸ھ/ ۱۳۲۸ء) کے متبعین ومقلدین یعنی تصوف اسلامی وصوفیہ کے منکرین و مخالفین میں سے ہیں اور ان کی یہ رائے محض بهجة الاسرار تک ہی محدود نہیں بلکہ اپنے افکار و نظریات کا اظہار اور سواد اعظم کے معتقدات کا عمومی انکار ہیں۔

بهجة الاسرار اور سواد اعظم

○ شیخ عمر بن علی انصاری المعروف بابن ملقن ﷫ ۷۲۳ھ/ ۱۳۲۳ء کو قاہرہ میں پیدا ہوئے اور ۸۰۴ھ/ ۱۴۰۱ء کو وہیں وفات پائی۔ ابوحفص، سراج الدین، صوفی، استاذ المحدثین، فقیہ شافعی، مورخ، تین سو کے قریب تصنیفات ہیں[۴۴] جن میں "التوضیح لشرح الجامع الصحیح" انتہائی اہم، جو اسلامی صدیوں میں لکھی گئی صحیح بخاری کی سب سے ضخیم شرح ہے، جس کے متفرق اجزاء پر ام القری یونی ورسٹی مکہ مکرمہ کے متعدد طلباء نے تحقیق انجام دے کر اعلیٰ علمی اسناد حاصل کیں۔

اب شیخ خالد بن محمود الرباط اور شیخ جمعہ فتحی کی نگرانی میں اس شرح پر محققین کی جماعت نے تحقیق انجام دی اور ۲۰۰۸ء میں وزارت اوقاف قطر نے ۳۶ جلدوں میں شائع کی۔ التوضیح لشرح الجامع الصحیح کی اس اشاعت کی پہلی جلد ۳۴۳ صفحات کی اور مقدمہ ہے، جسے شیخ خالد الرباط نے بڑی محنت سے قلم بند کیا اور صفحہ ۱۹۵ سے آخر تک امام ابن ملقن کے مفصل حالات پیش کیے ہیں۔

امام ابن ملقن نے نہ صرف خود صحیح بخاری کی ضخیم ترین شرح لکھی بلکہ ان کے متعدد شاگرد بھی اکابر ائمہ ومحدثین میں شمار ہوئے اور انہوں نے بھی کتب حدیث کی شروح لکھیں، جن میں امام ابن حجر عسقلانی شامل ہیں۔ ابن ملقن کی دیگر تصنیفات میں "طبقات الاولیاء" اہم، جس میں دوسری صدی ہجری کے وسط سے اپنے زمانہ تک کے صوفیہ کے احوال پیش کیے، جو شیخ نورالدین محمد بن سید شریبہ ازہری ﷫ کی تحقیق سے شائع ہوئی[۴۵] شیخ ابن ملقن نے طبقات الاولیاء میں شیخ سید عبدالقادر جیلانی کے حالات بھی پیش کیے، جہاں اس موضوع پر اپنی مستقل کتاب کا ذکر کیا۔[۴۶]

اور امام ابن ملقن کے شاگردوں کے شاگرد، مشہور محدث ومورخ ایک سو کے قریب کتب

کے مصنف، صاحب القول البدیع، شمس الدین محمد بن عبد الرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ جو ۸۳۱ھ / ۱۴۲۷ء کو قاہرہ میں پیدا ہوئے اور ۹۰۲ھ / ۱۴۹۷ء کو مدینہ منورہ میں وفات پائی[۲۷] علامہ سخاوی نے بتایا کہ ابن ملقن کی یہ کتاب ''بهجة الاسرار'' کی تلخیص ہے۔[۲۸]

استاذ المحدثین علامہ ابن ملقن کی اس تالیف کے قلمی نسخے بنام ''درر الجواهر فی مناقب الشیخ عبد القادر'' دار الکتب ظاہریہ دمشق میں زیر نمبر ۴۳۲۶ عام، اور مکتبہ اوقاف بغداد میں زیر نمبر ۱۰۰۵۸ ضمن طبقات الاولیاء، نیز ترکی میں محفوظ ہیں۔[۲۹]

○ شیخ محمد بن محمد ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ ۷۵۱ھ / ۱۳۵۰ء کو دمشق میں پیدا ہوئے اور ۸۳۳ھ / ۱۴۲۹ء کو شیراز میں وفات پائی۔ ابو الخیر، شمس الدین، محدث، قاضی، شیخ الاقراء فی زمانہ، کثیر التصانیف، جن میں الحصن الحصین، غاية النهاية في طبقات القراء، المقدمه الجزرية، نهاية الدرايات في اسماء رجال القراآت، جیسی مشہور کتب شامل ہیں۔[۳۰]

بهجة الاسرار اور اس کے مصنف سے امام جزری کے تعلق و اتصال کو فقیہ ہند مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان کیا:

''امام اجل شمس الدین ابن الجزری رحمۃ اللہ علیہ کہ اجلہ محدثین و علمائے قراءت سے ہیں، جن کی حصن حصین مشہور و معروف و یاردہ اعصار ہے، اس جناب کے سلسلہ تلامذہ میں ہیں، انہوں نے یہ کتاب بهجة الاسرار شریف اپنے شیخ سے پڑھی اور اس کی سند و اجازت حاصل کی۔ اپنے رسالہ طبقات القراء میں فرماتے ہیں، میں نے یہ کتاب بهجة الاسرار مصر میں خزانہ شاہی سے حاصل کر کے شیخ عبد القادر سے کہ اکابر مشائخ مصر سے تھے، پڑھی اور انہوں نے مجھے اس کی روایت کی اجازت دی'' ---[۳۱]

دوسرے مقام پر فاضل بریلوی نے امام جزری کا قول ''نهاية الدرايات في اسماء رجال القراآت'' کے حوالے سے لکھا، جس میں ہے:

''ہمارے استاذ حافظ الحدیث محی الدین عبد القادر حنفی وغیرہ استاذوں نے ہمیں اس کتاب (بهجة الاسرار) کی روایات کی خبر و مضامین کی اجازت دی'' ---[۳۲]

○ امام المحدثین علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۵۲ھ / ۱۴۴۹ء) نے بهجة الاسرار کو مختصر کر کے ''غبطة الناظر في ترجمة الشيخ عبد القادر'' نام دیا، جو ہماری اس تحریر کا

بنیادی موضوع اور تفصیل آگے آرہی ہے۔

- شیخ عبد الرحمٰن بن محمد علیمی مکی رحمۃ اللہ علیہ ۸۶۰ھ/۱۴۵۶ء کو القدس شریف میں پیدا ہوئے اور ۹۲۸ھ/۱۵۲۲ء کو وہیں وفات پائی۔ ابو الیمن، مجیر الدین، مفسر، مورخ، حنبلی عالم، صوفی، قاضی قضاۃ القدس، چند تصنیفات میں قرآن مجید کی تفسیر کے علاوہ حنبلی علماء کے حالات پر کتاب "المنهج الاحمد فی تراجم اصحاب الامام احمد" بھی [۳۳] جو شیخ عبد القادر ارناؤوط (وفات ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء) اور شیخ محی الدین نجیب وغیرہ کی مشترکہ تحقیق و فہارس کے ساتھ ۱۹۹۷ء کو چھ ضخیم جلدوں کے ۲۲۷۰ صفحات پر شائع ہوئی۔

حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات المنهج الاحمد کے بتیس صفحات پر مع حواشی محقق درج ہیں [۳۴] اور محقق کتاب شیخ محی الدین نجیب نے آغاز میں بتایا کہ یہ "بهجة الاسرار" سے ماخوذ ہیں۔

علاوہ ازیں شیخ عبد الرحمٰن علیمی نے اپنا قادری شجرہ طریقت بھی شامل کیا، جو محض ایک واسطہ بعد امام شمس الدین جزری سے متصل ہے۔[۳۵]

- شیخ عمر بن عبد الوھاب عرضی رحمۃ اللہ علیہ ۹۵۰ھ/۱۵۴۳ء کو شام کے شہر حلب میں پیدا ہوئے اور ۱۰۲۴ھ/۱۶۱۵ء کو وہیں وفات پائی۔ محدث، فقیہ شافعی، صوفی، مفتی اعظم حلب، چند تصنیفات میں کتاب الشفاء اور الرسالة القشیریة کی شروح شامل ہیں [۳۶]

بهجة الاسرار بارے ان کے الفاظ یہ ہیں:

> "بے شک میں نے اس کتاب بهجة الاسرار شریف کو اوّل تا آخر جانچا، تو اس میں کوئی روایت ایسی نہ پائی جسے اور معتمد اصحاب نے روایت نہ کیا ہو.........." --- [۳۷]

- شیخ سید محمد امین بن احمد کیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو تیونس کے مقام منزل بورقبہ کے باشندہ، فقیہ، صوفی شاعر تھے اور ۱۲۷۴ھ/۱۸۵۷ء کو وفات پائی۔ انہوں نے بهجة الاسرار کو مختصر کیا پھر اضافات کیے اور جدید طرز پر آٹھ گلدستوں و خاتمہ پر مرتب کیا، جو "ریاض البساتین فی اخبار الشیخ عبد القادر الجیلی محی الدین" نام سے تیونس کے سرکاری مطبع سے ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۷ء کو چھپی۔ [۳۸]

- شیخ سید محمد مکی بن مصطفیٰ ابن عزوز رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء کو تیونس کے مقام نفطہ میں

پیدا ہوئے اور ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء کو عثمانی دارالخلافہ استنبول میں وفات پائی۔ محدث، فقیہ مالکی، قاضی، مدرس حدیث، کثیر التصانیف، صوفی، ایک تصنیف: "السیف الربانی فی عنق المعترض علی الغوث الجیلانی" نام کی ہے[۳۹] جو تیونس وغیرہ سے چھپی اور ۲۰۰۰ء کو لاہور سے ۲۳۹ صفحات پر شائع ہوئی، جس کے ایک باب میں بہجۃ الاسرار پر کیے گئے اعتراضات کا رد و ازالہ کیا گیا ہے[۴۰] اس کتاب پر پینتالیس اکابر علماء کرام نے تقاریظ لکھیں، جن میں سے ایک شیخ احمد عرف حمیدہ بن محمد خوجہ حنفی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۱۳ھ/ ۱۸۹۶ء) تقریظ لکھتے وقت تیونس میں اعلیٰ ترین دینی منصب "شیخ الاسلام" پر تعینات تھے[۴۱] ایک اور مقرظ شیخ سید محمد خضر بن حسین رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۸ء) بعد ازاں "شیخ الازہر" کے منصب رفیع پر فائز رہے۔[۴۲]

لاہور کے پروفیسر ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی ازہری مدظلہ (پیدائش ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء) نے السیف الربانی کا اردو ترجمہ کیا، جو زیر طبع ہے۔

- شیخ عبد الحق بن سیف الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۹۵۸ھ/ ۱۵۵۱ء کو دہلی میں پیدا ہوئے اور ۱۰۵۲ھ/ ۱۶۴۲ء کو وہیں وفات پائی۔ ابو المجد، محدث ہند، مورخ، محقق، فقیہ حنفی، صوفی، کثیر التصانیف، مشکوٰۃ المصابیح کے شارح۔ آپ نے بہجۃ الاسرار کے انتخاب کا فارسی میں ترجمہ کیا جو "زبدۃ الآثار" نام سے ۱۳۰۲ھ کو بمبئی سے شائع ہوا۔[۴۳]
- مولانا محمد حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ جہانگیر آباد میں پیدا ہوئے اور دہلی میں زندگی بسر کی، انہوں نے بہجۃ الاسرار کا فارسی میں ترجمہ کیا، پھر "کشف الآثار" نام سے ۱۱۳۳ھ/ ۱۷۲۰ء کو اس کی شرح مکمل کی، جس کا قلمی نسخہ گنج بخش لائبریری اسلام آباد میں زیر نمبر ۱۵۵۱ محفوظ اور ۵۲۵ صفحات پر مشتمل ہے۔[۴۴]
- مولانا احمد رضا بن نقی علی خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۷۲ھ/ ۱۸۵۶ء کو بریلی ہندوستان میں پیدا ہوئے اور وہیں ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء کو وفات پائی۔ عبد المصطفیٰ، فقیہ حنفی، محدث، محقق، نعت گو شاعر، صوفی، کثیر التصانیف، صاحب فتاویٰ رضویہ۔ آپ نے بہجۃ الاسرار پر حاشیہ لکھا، جو غیر مطبوع ہے۔[۴۵]

اور بہجۃ الاسرار بارے فاضل بریلوی کے الفاظ یہ ہیں:

"امام ابو الحسن علی نور الدین مصنف کتاب مستطاب بهجة الاسرار، امام اجل، امام یکتا، محقق بارع، فقیہ، شیخ القراء، منجملہ مشاہیر مشائخ و علماء ہیں۔ اور یہ کتاب مستطاب، معتبر و معتمد، کہ اکابر ائمہ نے اس سے استناد کیا، اور کتب حدیث کی طرح اس کی اجازتیں لیں دیں.........." --- [۳۶]

فاضل بریلوی نے دوسرے مقام پر مصنف بارے مزید لکھا:

"امام ابو الحسن نور الدین علی، مصنف بهجة الاسرار شریف، اعاظم علماء و ائمہ قراءت و اکابر اولیاء سادات طریقت سے ہیں۔ حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ تک صرف دو واسطے رکھتے ہیں، امام اجل حضرت ابو صالح قدس سرہ سے فیض حاصل کیا، انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت ابو بکر تاج الدین عبد الرزاق نور اللہ مرقدہ سے، انہوں نے اپنے والد ماجد حضور پر نور سید السادات غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے" --- [۳۷]

- مولانا سید احمد علی شاہ بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ جو شرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے مقام کالا افغاناں بٹالہ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۵۵ھ/ ۱۹۳۶ء کو لاہور میں وفات پائی، جہاں میانی قبرستان میں قبر ہے۔ حنفی عالم، حافظ، شاعر، مناظر، شیخ الحدیث مدرسہ غوثیہ لاہور، اسلامیہ کالج لاہور کے پروفیسر، شاہی مسجد لاہور کے خطیب، متعدد تصنیفات ہیں۔ آپ نے بهجة الاسرار کا "زبدة الاسرار" نام سے ۱۳۳۰ھ/ ۱۹۱۲ء کو اردو ترجمہ کیا جو ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۳ء کو عربی متن کے ساتھ یکجا لاہور سے شائع ہوا[۳۸] اب فقط ترجمہ کی کتابت کے ساتھ پروگریسو بکس لاہور نے پہلی مرتبہ ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء کو شائع کیا، جو سات سو صفحات پر مشتمل اور ابتدائی سات صفحات پر اشرف قادری کا قلم بند کردہ پیش لفظ شامل ہے۔
- مولانا اقبال احمد پیرزادہ بن انور فاروقی رحمۃ اللہ علیہ جو ۱۳۴۶ھ/ ۱۹۲۸ء کو پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع گجرات کے گاؤں شہابدیوال میں پیدا ہوئے۔ حنفی عالم، ادیب، صحافی، خطیب، کاتب، ایم اے فارسی، مکتبہ نبویہ لاہور کے سرپرست اعلیٰ، ماہنامہ "جہان رضا" لاہور کے ایڈیٹر، متعدد تصنیفات ہیں۔

شاہ عبد الحق محدث دہلوی نے بهجة الاسرار کے انتخاب کا فارسی میں ترجمہ زبدة الآثار نام سے کیا تھا۔ علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی نے زبدة الآثار کا اردو ترجمہ کیا، جو مکتبہ نبویہ نے

۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء کو پہلی بار ۱۲۸ صفحات پر شائع کیا[۴۹] قبل ازیں ایک اور اردو ترجمہ "کحل الابصار" نام سے شائع ہوا تھا۔[۵۰]

○ مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ میں شعبہ تاریخ کے استاذ و ندوۃ المصنفین کے اعزازی رکن، پروفیسر خلیق احمد نظامی رقم طراز ہیں:

"بہجۃ الاسرار، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے حالات میں نہایت قدیم اور مستند کتاب ہے۔ شیخ نورالدین اور حضرت غوث الاعظم کے درمیان فقط دو واسطے ہیں، اس بنا پر اس کتاب کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ شیخ نورالدین جید عالم تھے"---[۵۱]

امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ احمد بن علی ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ ۷۷۳ھ/۱۳۷۲ء کو قاہرہ میں پیدا ہوئے اور ۸۵۲ھ/۱۴۴۹ء کو وہیں وفات پائی۔ ابوالفضل، شہاب الدین، محدث، مسند، اسماء الرجال کے ماہر، ادیب و شاعر، مورخ، شیخ الاسلام، امیر المومنین فی الحدیث، دو سو پچاس کے قریب تصنیفات ہیں۔ جن میں فتح الباری فی شرح صحیح البخاری، بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام، تہذیب التہذیب، الاصابۃ فی تمییز اسماء الصحابۃ، لسان المیزان، نخبۃ الفکر وغیرہ مشہور و متداول کتب ہیں۔ آخرالذکر عرب و عجم کے دینی مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔[۵۲]

دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور، اوکاڑا کے سرپرست مفتی محمد محب اللہ نوری قادری مدظلہ (پیدائش ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۸ء) ۱۹۹۸ء کو ابن حجر عسقلانی کے مزار پر حاضر ہوئے، پھر وہاں کے احوال اپنے سفرنامہ میں درج کیے۔[۵۳]

یاد رہے "ابن حجر" لقب کے ایک اور جلیل القدر امام بھی تاریخ اسلام کا اہم نام ہیں، یعنی شیخ احمد بن محمد ابن حجر ہیتمی سعدی انصاری رحمۃ اللہ علیہ، جو ۹۰۹ھ/۱۵۰۴ء کو مصر کے مقام ابی الہیتم میں پیدا ہوئے اور مکہ مکرمہ ہجرت کی، جہاں ۹۷۴ھ/۱۵۶۷ء کو وفات پائی۔ ابوالعباس، شہاب الدین، فقیہ شافعی، محدث، مورخ، مسند، شیخ الاسلام، کثیر التصانیف، جن میں الجوھر المنظم فی زیارۃ القبر المعظم المکرم، شرح مشکاۃ المصابیح، تحفۃ المحتاج لشرح المنہاج، فتاویٰ الحدیثیۃ، المنح المکیۃ فی شرح ھمزیۃ البوصیری، الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان مشہور کتب ہیں[۵۴] ایک اور اہم تصنیف اشرف الوسائل الی فہم

الشمائل ہے، جس پر پنجاب یونی ورسٹی لاہور کے پروفیسر ڈاکٹر خالق داد نے تحقیق انجام دے کر پی ایچ ڈی کی۔

ابن حجر لقب کے ان دونوں ائمہ کا نام احمد نیز مصر کے باشندہ تھے اور متعدد اوصاف وکمالات میں یکسانیت تھی۔ دونوں ہی فقیہ شافعی، محدث، مسند، مورخ، صوفی، شیخ الاسلام اور کثیر التصانیف تھے۔ ان میں سے ایک ابن حجر عسقلانی اور دوسرے ابن حجر ہیتمی کے مختصر نام ولقب سے جانے جاتے ہیں۔

بهجة الاسرار اور امام ابن حجر عسقلانی

ابن حجر عسقلانی کی دیگر مقبول تصنیفات میں آٹھویں صدی ہجری کے مشاہیر اسلام کے احوال پر "الدرر الكامنة فی اعیان المائة الثامنة" ہے، جو حیدرآباد دکن، پھر عرب دنیا سے شائع ہوئی۔ اس میں شیخ ابو الحسن نور الدین شطنوفی کے مختصر حالات بھی درج ہیں [۵۵] یہاں ابن حجر عسقلانی نے بهجة الاسرار کی مخالفت میں شیخ کمال الدین ادفوی کی عبارت نقل کی، جسے آج مخالفین اہتمام سے پیش کرتے ہیں [۵۶] جب کہ امام ابن حجر عسقلانی نے اسی مقام پر بهجة الاسرار کے مصنف کے علم وفضل، تقویٰ و پرہیز گاری اور نیک سیرت بارے اعلیٰ الفاظ لکھے، لیکن مخالفین انہیں نقل وبیان کرنے سے گریزاں ہیں، الفاظ یہ ہیں:

و كان عالما مشكور السيرة---

اسی پر بس نہیں، ابن حجر عسقلانی نے خود "بهجة الاسرار" کا اختصار تیار کیا، جو "غبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبد القادر" نام سے ہمارے سامنے ہے۔

غبطة الناظر کے معترضين

بهجة الاسرار کی طرح ایک طبقہ غبطة الناظر پر بھی معترض ہے، تین مثالیں ملاحظہ ہوں:

- دمشق کے عیسائی قلم کار یوسف بن الیان سرکیس (وفات ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء) [۵۷] نے لکھا، غبطة الناظر نامی مطبوعہ کتاب غلط طور پر ابن حجر سے منسوب ہے۔ [۵۸]
- پاکستان کے پروفیسر ڈاکٹر سفیر اختر راہی (پیدائش ۱۳۴۶ھ/۱۹۲۷ء) کے الفاظ یہ ہیں:

"ابن حجر عسقلانی کی طرف بعض ایسی کتابیں بھی منسوب ہوگئی ہیں جو اہل تحقیق کی نگاہ میں ان کی کاوش قرار نہیں دی جاسکتیں، مثلاً .... غبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبد القادر"---[۵۹]

○ پاکستان کے ہی ڈاکٹر احمد خاں (پیدائش ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء) نے لکھا ہے، غبطة الناظر ابن حجر عسقلانی سے منسوب کردی گئی، جب کہ یہ ان کی کاوش نہیں۔ [۶۰]

غبطة الناظر پر اس اعتراض کی ابتدا یوں ہوئی کہ یہ پہلی بار مستشرق پروفیسر ایڈورڈ ڈینس راس کی تصحیح و مقدمہ کے ساتھ شائع ہوئی تھی، جنہوں نے مقدمہ میں حسب ذیل دو باتیں لکھیں:

پہلی

"احتمال ہے کہ مصنف ابن حجر عسقلانی ہوں، لیکن ابن حجر عسقلانی کی مشہور اور کثیر تصنیفات میں، میں نے اسے نہیں پایا"---

دوسری

"اس بے مثال کتاب کا کوئی اور نسخہ اس زمانہ میں نہیں پایا"---[۶۱]

پروفیسر ایڈورڈ ڈینس راس Edward Dennison Ross (۱۲۸۸ھ-۱۳۵۹ھ/ ۱۸۷۱ء-۱۹۴۰ء) برطانوی باشندہ اور ۱۹۰۱ء کو مدرسہ عالیہ کلکتہ کے پرنسپل تعینات کیے گئے۔ وہ ۴۹ زبانیں پڑھ سکتے تھے، جن میں سے ۳۰ زبانیں بولنے پر قدرت حاصل تھی، نیز ہندوستان کی تاریخ پر کام کیا۔ گویا ماہر لغات اور مورخ ہند تھے۔ انھیں فارسی سے گہرا شغف تھا، جب کہ عربی میں کوئی بڑا تحقیقی کام انجام نہیں دیا، لہٰذا عرب محققین و قارئین کے ہاں ان کی شخصیت غیر معروف و غیر اہم ہے۔ چناں چہ مصر کے ڈاکٹر عبدالرحمن بدوی نے مستشرقین کے احوال و آثار پر "موسوعة المستشرقين" لکھی جو ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء کو دار العلم للملايين بيروت نے ۶۲۰ صفحات پر شائع کی اور دمشق کے مشہور سوانح نگار خیر الدین بن محمود زرکلی نے "الاعلام" اور دمشق کے ہی عمر رضا کحالہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "معجم المؤلفين" میں مشہور و اہم مستشرقین کے حالات شامل کیے اور یہ تینوں کتب پروفیسر ایڈورڈ کے تذکرہ سے خالی ہیں۔

آج بھی ان کے حالات کے لیے یورپی مصنفین کی انگریزی تحریروں کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے، جو انٹرنیٹ پر بھی موجود ہیں۔

الغرض پروفیسر موصوف نے لکھا تھا کہ ابن حجر عسقلانی کی تصنیفات کے تذکرہ نویسوں کے ہاں غبطة الناظر کا ذکر نہیں ملتا اور اس کے مزید قلمی نسخے بھی نہیں۔ انہوں نے اپنی معلومات کی روشنی میں محض یہ باتیں لکھیں اور غبطة الناظر کا آپ کی تصنیف ہونے کا انکار نہیں کیا، بلکہ

اس کی اشاعت کا اہتمام کیا۔ لیکن آگے چل کر عیسائی مورخ یوسف سرکیس اور پھر پاکستان میں منکرین صوفیہ طبقہ سے تعلق رکھنے والے مصنفین نے اسے ابن حجر کی تصنیف ماننے سے کلی انکار کر دیا۔

آئندہ صفحات پر آپ ملاحظہ کریں گے کہ اس کتاب کا نہ صرف متقدمین نے علامہ ابن حجر عسقلانی کے حوالے سے ذکر کیا، بلکہ اس کے مزید قلمی نسخے بھی محفوظ ہیں۔

غبطۃ الناظر اور امام ابن حجر عسقلانی

امام ابن ملقن سے علامہ ابن حجر عسقلانی نے بعض کتب پڑھیں، نیز ان کے دروس بکثرت سماعت کیے اور استاذ و شاگرد نے صحیح بخاری کی ضخیم شروح لکھیں۔ شاگرد نے شرح لکھتے ہوئے استاذ کے اقوال و عبارات بکثرت نقل کیے[۶۲] مزید یہ کہ دونوں نے بہجۃ الاسرار کے الگ الگ اختصار تیار کیے اور جیسا کہ گزر چکا، ابن ملقن کے تیار کردہ اختصار کے قلمی نسخے محفوظ ہیں۔

- ابن حجر کے جلیل القدر شاگرد محدث و مفسر، مورخ کبیر علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ، جن کا تعارف گزر چکا، انہوں نے استاذ کے احوال پر مستقل کتاب "الجواھر و الدرر فی ترجمۃ شیخ الاسلام ابن حجر" لکھی، جو تین جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ اس میں علامہ سخاوی نے بتایا کہ ابن ملقن کی طرح ابن حجر عسقلانی نے بھی بہجۃ الاسرار کو مختصر کیا[۶۳] یہاں علامہ سخاوی نے اختصار کا نام نہیں ذکر کیا۔
- آئندہ دور میں شیخ عبداللہ بن زین الدین بن احمد بصروی رحمۃ اللہ علیہ جو ۱۰۹۷ھ/۱۶۸۶ء کو عثمانی دار الخلافہ استنبول میں پیدا ہوئے اور ۱۱۷۱ھ/۱۷۵۷ء کو دمشق میں وفات پائی۔ ابن خلیل، فقیہ شافعی، فرضی، مدرس و مورخ، چند تصنیفات ہیں۔[۶۴]

انہوں نے علامہ سخاوی کی مذکورہ کتاب کو مختصر کر کے اضافات کیے، جس کا نسخہ بخط مصنف دار الکتب مصریہ قاہرہ میں بنام "جمان الدرر من ترجمۃ شیخ الاسلام ابن حجر" موجود ہے، سن کتابت و تالیف ۱۱۹۰ھ[۶۵] نیز ابن سعود یونی ورسٹی ریاض میں بھی ایک نسخہ ہے[۶۶] تاحال شائع نہیں ہوئی۔

ڈاکٹر شاکر نے جمان الدرر کے نسخہ بخط مصنف سے استفادہ کیا، پھر اطلاع دی کہ ابن حجر نے بہجۃ الاسرار کا جو اختصار تیار کیا، صاحب جمان الدرر نے اس کا نام "غبطۃ الناظر فی ترجمۃ الشیخ عبد القادر" بتایا ہے۔[۶۷]

○ امام عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ۸۴۹ھ/۱۴۴۵ء کو قاہرہ میں پیدا ہوئے اور ۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء کو وہیں وفات پائی۔ جلال الدین، محدث، مفسر، فقیہ شافعی، مؤرخ، صوفی، کثیر التصانیف جن میں سے تفسیر جلالین عرب وعجم کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے، آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔[۶۸]

علامہ سیوطی کی سیکڑوں تصانیف میں ایک "الاحادیث الحسان فی فضل الطیلسان" جس کا دوسرا نام "الاخبار الحسان فی فضل الطیلسان" ہے، جو شائع نہیں ہوئی اور پانچ سے زائد قلمی نسخے مکتبہ شاہ عبدالعزیز مدینہ منورہ کے ذخیرہ شیخ الاسلام عارف حکمت، مکتبہ اوقاف عراق، پبلک لائبریری رباط، لیڈن یونی ورسٹی ہالینڈ اور دارالکتب ظاہریہ دمشق میں جس کی مائیکروفلم ریاض یونی ورسٹی میں محفوظ ہیں۔[۶۹]

ڈاکٹر شاکر نے جمان الدرر کے حوالہ سے بتایا کہ علامہ سیوطی نے اس کی تالیف کے دوران "غبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبد القادر" سے اخذ کیا۔[۷۰]

○ تیونس کے شیخ سید محمد امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر گزشتہ صفحات پر آ چکا، انہوں نے ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۶ء کو کتاب "المواهب الجليلة شرح حزب الوسيلة" تالیف کی، جو "السفينة القادرية" نامی مجموعہ میں مطبوع ہے، اس میں غبطة الناظر کا ذکر ابن حجر عسقلانی کی تالیف کے طور پر کیا۔[۷۱]

○ تیونس کے ہی شیخ سید محمد مکی مزوز رحمۃ اللہ علیہ نے "السيف الرباني" کی تالیف میں غبطة الناظر سے اخذ کیا اور اسے ابن حجر کی تالیف بتایا۔[۷۲]

○ ڈاکٹر شاکر محمود عبدالمنعم نے ابن حجر کے احوال و آثار پر بغداد یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی، ان کا مقالہ "ابن حجر العسقلاني، مصنفاته و دراسة في منهجه وموارده في كتابه الاصابة" نام سے دو جلد کے ۸۴۰ صفحات پر شائع ہوا، انہوں نے ابن حجر کی تصنیفات کے تعارف پر ایک باب مختص کیا، جس میں چھوٹی بڑی ۲۸۲ تصانیف بارے بنیادی معلومات پیش کیں[۷۳] پھر الگ باب قائم کر کے مزید ۳۸ کتب کے کوائف پیش کیے جو علامہ ابن حجر سے غلط طور پر منسوب کر دی گئی ہیں۔[۷۴]

ڈاکٹر شاکر نے غبطة الناظر کا تعارف اول الذکر باب میں دیا اور اسے ابن حجر

عسقلانی کی تالیف ہونے بارے میں معلومات پیش کیں۔[۷۵]

○ ادھر معترض طبقہ کے ہی ایک فرد، سعودی عرب کے ڈاکٹر سعید بن مسفر قحطانی نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ﷫ پر ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء کو ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ سے پی ایچ ڈی کی، جس میں "غبطة الناظر في ترجمة الشيخ عبد القادر" کی جدید اشاعت کا ذکر کرتے ہوئے اس کے ابن حجر عسقلانی کی تصنیف ہونے کا رد وانکار نہیں کیا[۷۶] جب کہ ان کے مقالہ کی بنیادی انکار و نفی ہے۔

○ غبطة الناظر کے اردو مترجم، علامہ رسول بخش سعیدی ﷫ نے اپنی رائے ان الفاظ میں دی:

"تحقیق کرنے سے یقین ہو گیا کہ مصنف ابن حجر عسقلانی ہی ہیں"۔۔۔[۷۷]

○ غبطة الناظر کا پانچواں باب، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ﷫ کے فضائل بارے اکابرین کے تاثرات کے لیے مختص ہے۔ اس باب میں علامہ ابن حجر عسقلانی نے اضافہ کیا اور شیخ نورالدین عطوفی کی وفات سے اپنے زمانہ تک یعنی آٹھویں صدی ہجری کے اکابر مصنفین کے تاثرات بھی شامل کیے[۷۸] لیکن بنیادی طور پر یہ بهجة الأسرار کی تلخیص ہے، لہٰذا اس میں علامہ ابن حجر عسقلانی کا انداز تحریر و اسلوب تلاش کرنا درست نہ ہوگا۔

ابن حجر متعدد اسلامی علوم میں مہارت کے ساتھ شعر و ادب کے بھی شناور تھے اور ادب و لغت پر ان کی متعدد تصنیفات نیز تین شعری مجموعے ہیں[۷۹] جب کہ بهجة الأسرار کے مصنف کا شعر و ادب سے تعلق کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ لیکن دیگر پہلو، کتاب کا نام اور ترتیب میں، غبطة الناظر میں ابن حجر عسقلانی کا انداز نمایاں ہے۔

جیسا کہ ابن حجر کے ایک اور اہم استاذ شیخ محمد بن یعقوب فیروز آبادی ﷫ جو ۷۲۹ھ/۱۳۲۹ء کو علاقہ شیراز کے مقام کازرین میں پیدا ہوئے اور یمن کے علمی و روحانی شہر زبید میں ۸۱۷ھ/۱۴۱۵ء کو وفات پائی۔ ابوطاہر مجدالدین، محدث، مفسر، ادب و لغت کے امام، کثیر التصانیف، صاحب القاموس المحيط[۸۰] جن سے ابن حجر عسقلانی نے ان کی اپنی نیز دیگر مصنفین کی بعض کتب پڑھ کر روایت کی اجازت پائی[۸۱] ان شیخ مجدالدین شیرازی فیروز آبادی نے بھی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ﷫ کے احوال پر مستقل کتاب لکھی، جس کا نام "روضة الناظر في ترجمة الشيخ عبد القادر" [۸۲] اور قلمی نسخہ پبلک لائبریری برلن جرمنی میں ہے[۸۳] اور

جیسا کہ ابن حجر کی "غبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبد القادر" سے بخوبی جھلک رہا ہے کہ انہوں نے یہ نام استاذ کی کتاب کے نام سے اخذ کیا۔

علاوہ ازیں ابن حجر نے فقیہ اعظم مصر و مصنف حضرت ابوالحارث لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۷۵ھ/۷۹۱ء) کے احوال [۸۴] پر کتاب "الرحمة الغيثية بالترجمة الليثية" لکھی، جو ہندوستان، قاہرہ اور بیروت سے شائع ہوئی [۸۵] جس کے مقدمہ میں علامہ ابن حجر عسقلانی نے بتایا کہ یہ کتاب میں نے جنت کے دروازوں کی تعداد کے اعتبار سے آٹھ ابواب میں مرتب کی ہے۔ [۸۶]

الرحمة الغيثية کی طرح غبطة الناظر بھی آٹھ ابواب میں منقسم ہے اور دونوں کے مقدمہ میں مصنف نے خود بتایا کہ یہ جنت کے دروازوں کی تعداد کی مناسبت سے ہیں۔

○ غبطة الناظر کا امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی تالیف ہونے پر مندرجہ بالا خارجی و داخلی شہادتیں ہونے کے علاوہ حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے لگاؤ و تعلق کا ایک اور اہم ثبوت بھی ان کی تحریر کی شکل میں محفوظ ہے:

شیخ ابو الخیر شہاب الدین احمد بن سعید صلاح الدین خلیل کیکلدی علائی شافعی دمشقی ثم مقدسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۰۲ھ/۱۳۹۹ء) سے علامہ ابن حجر نے متعدد اسلامی علوم و کتب کے علاوہ صوفیہ کے سلسلۂ قادریہ میں اجازت پائی، جس کا ذکر خود "انباء الغمر بابناء العمر" نامی کتاب میں کیا، جو مطبوع ہے۔ اور اپنی دوسری تالیف "المجمع المؤسس للمعجم المفهرس" میں ابن حجر عسقلانی نے اپنا قادری شجرۂ طریقت درج کیا، جو حسب ذیل ہے:

علامہ احمد بن علی ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۵۲ھ)

عن شیخ احمد بن خلیل کیکلدی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۰۲ھ)

عن شیخ ابو المحاسن جمال الدین یوسف بن محمد معدنی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۷۴۵ھ)

عن شیخ شمس الدین محمد بن ابراہیم مقدسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۶۷۶ھ)

عن صاحب المغنی شیخ موفق الدین عبد اللہ بن احمد ابن قدامہ حنبلی مقدسی ثم دمشقی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۶۲۰ھ)

عن شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۵۶۱ھ)

عن شیخ ابی سعد مبارک بن علی بغدادی مخرمی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۵۱۳ھ)

عن ابی الحسن علی بن احمد ہکاری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۴۸۶ھ)
عن شیخ ابی الفتح طرسوی رحمۃ اللہ علیہ
عن شیخ ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۴۱۰ھ)
عن ابیہ شیخ عبد العزیز بن حارث تمیمی رحمۃ اللہ علیہ
عن شیخ ابو بکر شبلی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۳۳۴ھ)
عن شیخ ابو القاسم جنید بن محمد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۲۹۸ھ)
عن شیخ ابو الحسن سری سقطی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۲۵۳ھ)
عن شیخ ابو محفوظ معروف بن فیروز کرخی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۲۰۰ھ)
عن شیخ ابو سلیمان داؤد بن نصیر طائی کوفی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۶۲ھ)
عن شیخ حبیب بن شہید بصری عجمی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۳۵ھ)
عن شیخ حسن بن یسار بصری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۰ھ)
عن حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ (وفات ۴۰ھ) [۸۷]

گویا امیر المومنین فی الحدیث ابن حجر عسقلانی نے امام الصوفیہ شیخ سید عبد القادر جیلانی کے احوال پر نہ صرف کتاب غبطة الناظر تالیف و مرتب کی، بلکہ آپ سے جاری صوفیہ کے سلسلہ قادریہ میں مجاز بھی تھے۔

امام ابن حجر عسقلانی اور عقائد صوفیہ

اور صوفیہ کرام کے عقائد و معمولات سے امام ابن حجر کے گہرے تعلق کے مزید ثبوت بھی خود انہی کی تحریر و عمل سے دست یاب ہیں۔ اس کے لیے ان کی دو اہم تصنیفات المجمع المؤسس للمعجم المفهرس[۸۸] اور المعجم المفهرس[۸۹] دیکھ لینا کافی ہوگا، جن سے چند نمونے یہاں ملاحظہ ہوں:

- مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان پر قاضی ابو الفضل عیاض موسیٰ یحصبی سبتی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۵۴۴ھ/۱۱۴۹ء) کی کتاب "الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" صوفیہ کرام و سواد اعظم کے ہاں مقبول ہے۔ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کتاب متعدد مشائخ سے پڑھنے کا ذکر اور پھر ان کے طرق پر اس کی اسناد کا اندراج کیا۔[۹۰]

- جشن میلاد النبی ﷺ کے تناظر میں لکھی گئی شیخ ابو القاسم محمد احمد بن محمد عزفی سبتی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۶۷۷ھ/۱۲۷۹ء) کی کتاب "الدر المنظم فی المولد المعظم" سے متصل اپنی سند درج کی۔[۹۱]
- امام ابو عبد اللہ شرف الدین محمد سعید صنہاجی بوصیری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۶۹۴ھ/۱۲۹۴ء) کا نعتیہ قصیدہ "الکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ" المعروف بہ قصیدہ بردہ اہل سنت وصوفیہ کی محافل کی جان ہے۔ امام ابن حجر عسقلانی نے قصیدہ بردہ متعدد مشائخ سے پڑھا اور اس کی اسناد شامل کتاب کیں۔[۹۲]
- روضہ اقدس ﷺ کی زیارت کے ارادہ ونیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرنے کے اثبات اور منکرین کے تعاقب میں لکھی گئی شہرہ آفاق کتاب، امام ابو الحسن تقی الدین علی بن عبد الکافی سبکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۷۵۶ھ/۱۳۵۵ء) کی "شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام" سے متصل اپنی سند درج کی۔[۹۳]
- ابو الانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا مزار، القدس الشریف سے تقریباً پچاس کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع گاؤں الخلیل میں ہے۔ ان کی زیارت بارے لکھی گئی کتاب شیخ ابو القاسم علی بن عبد السلام شہید انصاری مقدسی رملی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۴۹۲ھ/۱۰۹۹ء) کی "فضل زیارۃ الخلیل" سے متعلق اپنی سند بیان کی۔[۹۴]
- امام ابن حجر عسقلانی نے تصوف کی بنیادی کتب بارے اپنی اسناد کے بیان واندراج کا خاص اہتمام کیا[۹۵] اور امام ابو عبد اللہ حارث بن اسد محاسبی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۲۴۳ھ/۸۵۷ء) کی "الرعایۃ لحقوق اللہ"[۹۶] شیخ ابو نصر سراج عبد اللہ بن علی طوسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۳۷۸ھ/۹۸۸ء) کی "اللمع"[۹۷] شیخ ابو طالب محمد بن علی حارثی مکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۳۸۶ھ/۹۹۶ء) کی "قوت القلوب فی معاملۃ المحبوب و وصف طریق المرید الی مقام التوحید"[۹۸] شیخ ابو القاسم زین الاسلام عبد الکریم بن ہوازن قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۴۶۵ھ/۱۰۷۳ء) کی "الرسالۃ القشیریۃ"[۹۹] شیخ ابو حامد زین الدین حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۵۰۵ھ/۱۱۱۱ء) کی "احیاء علوم الدین"[۱۰۰] شیخ ابو الفضل محمد بن طاہر مقدسی ابن قیسرانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۵۰۷ھ/۱۱۱۳ء) کی "صفوۃ

التصوف" [۱۰۱] شیخ ابوحفص شہاب الدین عمر بن محمد قریشی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۶۳۲ھ/ ۱۲۳۴ء) کی "عوارف المعارف" [۱۰۲] وغیرہ سے متصل اپنی اسناد روایت درج کیں۔

علاوہ ازیں "المغنی عن حمل الاسفار فی تخریج ما فی الاحیاء من الاخبار" خود مصنف شیخ ابوالفضل زین الدین عبدالرحیم بن حسین عراقی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۰۶ھ/ ۱۴۰۴ء) سے کچھ حصہ پڑھ کر روایت کی اجازت پائی۔ [۱۰۳]

- اور اولیاء کرام وصوفیہ عظام کے احوال پر شیخ ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۴۱۲ھ/ ۱۰۲۱ء) کی "الاربعون الصوفية" [۱۰۴] نیز "طبقات الصوفية" [۱۰۵] کے علاوہ شیخ ابوالقاسم ھبۃ اللہ بن حسن لالکائی رازی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۴۱۸ھ/ ۱۰۲۷ء) کی "کرامات الاولیاء" [۱۰۶] نیز شیخ ابومحمد حسن بن محمد خلال رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۴۳۹ھ/ ۱۰۴۷ء) کی "کرامات الاولیاء" [۱۰۷] اور شیخ ابوحفص شھاب الدین عمر بن محمد قریشی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۶۳۲ھ/ ۱۲۳۴ء) کی "مشیخة" [۱۰۸] بارے اپنی اسناد روایت بیان کیں۔
- شیخ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۴۳۰ھ/ ۱۰۳۸ء) کی "حلية الاولياء" متعدد مشائخ سے پڑھی، پھر اس کی اسناد درج کیں۔ [۱۰۹]
- اور آپ کے استاذ شیخ ابوالحسن نورالدین علی بن ابی بکر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۰۷ھ/ ۱۴۰۵ء) کے ہاں "تقريب البغية فی ترتيب احاديث الحلية" زیر تالیف تھی کہ وفات پائی۔ جس پر شاگرد علامہ ابن حجر عسقلانی نے آخری چوتھائی حصہ لکھ کر اسے مکمل کیا۔ [۱۱۰]
- علامہ ابن حجر عسقلانی کے وطن قاہرہ میں ایک مقام پر آثار و تبرکات رسول ﷺ محفوظ کیے گئے تھے، جنھیں ایک وزیر نے خرید کر ایک خاص عمارت تعمیر کرائی اور انھیں رکھا، اس کا نام "رباط الآثار النبوية" تھا۔ علامہ ابن حجر کے دور میں شیخ صدرالدین محمد بن سقطی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۰۸ھ/ ۱۴۰۶ء) اس کے نگران و متولی تھے۔ امام ابن حجر نے ۸۰۶ھ کو ان سے روایت کی اجازت پائی۔ [۱۱۱]
- شیخ راشد بن عبداللہ مکروری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۷۹۶ھ/ ۱۳۹۳ء) کے بارے میں اہل مصر کا اعتقاد تھا کہ مجاذیب میں سے ہیں۔ علامہ ابن حجر عسقلانی ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر ان کا ذکر اپنے مشائخ میں کیا۔ [۱۱۲]

- ○ شیخ ابوبکر بن عبداللہ بجائی مغربی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۷۹۷ھ/۱۳۹۵ء) ہجرت کر کے قاہرہ آئے اور جامعہ ازہر کے نزدیک مقیم ہوئے۔ آپ حالت جذب میں تھے، اہل مصر ان کی کرامات و مکاشفات بیان کرتے، علامہ ابن حجر ایک بار ان کی خدمت میں پہنچے پھر اپنے شیوخ میں ذکر کیا۔[۱۱۳]
- ○ صاحب "حیاۃ الحیوان" شیخ ابو البقاء کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۰۸ھ/۱۴۰۵ء) سے ابن حجر فیض یاب ہوئے، پھر لکھا کہ آپ صاحب کرامات اور غیبی امور پر مطلع کرنے میں مشہور تھے۔[۱۱۴]

غبطۃ الناظر کی اشاعت

خدا بخش لائبریری بانکی پور پٹنہ میں ایک، شاہی کتب خانہ رباط مراکش میں اس کے دو قلمی نسخے محفوظ، ادھر تیونس کے مکتبہ احمدیہ میں اختصار کا قلمی نسخہ، جس پر مختصر کرنے والے کا نام درج نہیں اور اس کی مائیکروفلم معهد المخطوطات العربية قاہرہ میں ہیں۔[۱۱۵]

پروفیسر ایڈورڈ ڈینسن راس نے نسخہ خدا بخش لائبریری پر تصحیح انجام دے کر پہلی بار ۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳ء کو کلکتہ سے ۵۶ صفحات پر طبع کرائی[۱۱۶] اس اشاعت کا عکس ان دنوں کمپیوٹر انٹرنیٹ کی مذکورہ ذیل ویب سائٹ پر موجود ہے۔[۱۱۷]

اگلے مرحلہ میں ایک عرب محقق شیخ محمد سالم بواب نے کلکتہ اشاعت کی جدید کتابت کرائی اور اسے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بارے نظم و نثر پر مشتمل تحریروں کے مجموعہ بنام "السفينة القادرية" کے ضمن میں ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء کو دار الالباب دمشق و بیروت سے شائع کرایا۔ غبطة الناظر اس مجموعہ کی جلد ۱، صفحہ ۹ تا ۳۶ پر مشتمل ہے۔

اب السفينة القادرية کی مذکورہ جلد پر دوسرے عرب محقق عبدالجلیل عبدالسلام نے تحقیق انجام دی اور اسے دار الكتب العلمية بیروت نے ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء کو ۴۵۶ صفحات پر شائع کیا، غبطة الناظر اس میں بھی مطبوع ہے۔

غبطۃ الناظر کا اردو ترجمہ

پروفیسر ڈاکٹر عبدالحکیم مراد ازہری ﷾ ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء کو برطانیہ کے شہر ویسٹ منسٹر کے غیر مسلم گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ اسلام قبول کیا اور کیمبرج یونی ورسٹی انگلینڈ سے عربی لغت میں ایم فل کیا، پھر ۱۹۸۳ء سے ۱۹۸۹ء تک جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم پائی اور آکسفورڈ یونی ورسٹی سے

1 پی ایچ ڈی کی۔ پھر کیمبرج یونی ورسٹی میں پروفیسر ہوئے۔ متعدد تصنیفات میں کتب امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے انگریزی تراجم شامل ہیں۔[۱۱۸]

غبطة الناظر کی کلکتہ اشاعت جب ڈاکٹر عبدالحکیم مراد کی نظر میں آئی تو انہوں نے اپنے دوست علامہ رسول بخش سعیدی ﷾ کو اس کے اردو ترجمہ کی تحریک دی۔[۱۱۹]

علامہ رسول بخش سعیدی، برطانیہ کے شہر برمنگھم میں واقع جامعہ اسلامیہ سلطان باہو ٹرسٹ کے پرنسپل ہیں، چناں چہ انہوں نے ڈاکٹر عبدالحکیم مراد کی خواہش پوری کرتے ہوئے ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء کو اردو ترجمہ کیا، پھر چار صفحات کا پیش لفظ لکھا، نیز صفا اکیڈیمی لاہور کے ڈائریکٹر علامہ عمر حیات قادری ﷾ نے نو صفحات کا مقدمہ لکھا۔ اور یہ ترجمہ صفا اکیڈیمی نے ''شانِ غوثِ اعظم'' نام سے ۵۳ صفحات پر شائع کیا۔

خلاصہ

غبطة الناظر بارے جو حقائق گزشتہ صفحات پر پیش کیے گئے، ان کا خلاصہ یہ ہے:

امام ابن حجر عسقلانی نے صوفیہ کے سلسلہ قادریہ میں اجازت پائی، جس کا ذکر خود انباء الغمر میں کیا۔ اور اپنی دوسری تصنیف ''المجمع المؤسس'' میں قادری شجرہ طریقت درج کیا۔ علاوہ ازیں سلسلہ کے سرتاج شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال پر لکھی گئی قدیم ترین کتاب علامہ شطنوفی کی ''بهجة الاسرار'' کا اختصار تیار کیا، جیسا کہ ابن حجر کے شاگرد علامہ سخاوی نے ''الجواهر و الدرر'' میں بتایا۔ اور علامہ عبداللہ بصری نے ''جمان الدرر'' میں اس اختصار کا نام ''غبطة الناظر فی ترجمة الشيخ عبد القادر'' لکھا۔ جب کہ علامہ جلال الدین سیوطی نے ''الاعیان الحسان فی فضل الطیلسان'' میں غبطة الناظر سے اخذ کیا۔ اب علامہ ابن حجر عسقلانی کے احوال و آثار پر پی ایچ ڈی کرنے والے ڈاکٹر شاکر محمود عبدالمنعم نے غبطة الناظر کو انہی کی تصنیفات میں شمار کیا۔

''غبطة الناظر فی ترجمة الشيخ عبد القادر'' کے قلمی نسخے پٹنہ، رباط، تیونس اور قاہرہ میں ہیں۔ اور یہ کلکتہ و بیروت و دمشق سے شائع ہوئی، نیز انٹرنیٹ پر دستیاب ہے، اور اردو ترجمہ لاہور سے چھپا۔

حوالہ جات وحواشی

۱ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی حسنی کے مختصر حالات اور مزار بارے تازہ معلومات کے لیے دیکھیں:
سفرِ محبت، صفحہ ۵۲ تا ۶۵، ۱۱۵ تا ۱۱۹، ۲۶۱ تا ۲۶۶

۲ سعودی جامعات کے پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ بن محمد طریقی نے ''معجم مصنفات الحنابلة'' میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی کی انیس تصنیفات بارے معلومات پیش کی ہیں۔ جلد ۲، صفحہ ۲۳۸ تا ۲۴۳

۳ طرابلس لبنان کے ڈاکٹر محمد احمد درنیقہ کی کتاب ''الشیخ عبد القادر الجیلانی و اعلام القادریة'' میں اسلامی دنیا کے ۱۳۶ اکابرین قادریہ کے مختصر حالات وخدمات دیے گئے ہیں۔ کل صفحات ۳۵۱ ہیں۔

۴ معجم العلماء و المشاهير، صفحہ ۵۸۹ تا ۵۹۳

۵ شیخ عبداللطیف ہاشمی کے حالات: الشیخ عبد القادر الجیلانی و اعلام القادریة، صفحہ ۲۲۹/ معجم المؤلفین، جلد ۲، صفحہ ۲۱۳ تا ۲۱۴/ معجم العلماء و المشاهیر، صفحہ ۵۹۳

۶ شیخ قطب الدین موسیٰ یونینی کے حالات: الاعلام، جلد ۷، صفحہ ۳۲۸/ الدرر الکامنة، جلد ۴، صفحہ ۳۸۲/ الذیل علی طبقات الحنابلة، جلد ۴، صفحہ ۳۶۴ تا ۳۶۶/ ۴/ معجم مصنفات الحنابلة، جلد ۳، صفحہ ۳۵۶ تا ۳۵۸/ المنهج الاحمد، جلد ۵، صفحہ ۱۷ تا ۱۸

۷ فهرس دار الکتب المصرية، جلد ۸، صفحہ ۲۵۳

۸ شیخ نور الدین شطنوفی کے حالات: الاعلام، جلد۵، صفحہ۳۳۲/ الدرر الکامنۃ، جلد۳، صفحہ۱۳۱تا۱۳۲/ الشیخ عبد القادر الجیلانی و اعلام القادریۃ، صفحہ۳۳۴تا۳۳۵/ فتاوی رضویہ، جلد۳، صفحہ۵۲۲تا۵۲۳، ۵۲۶، جلد۱۲، صفحہ۱۰۵، ۲۳۲تا۲۳۶/ معجم المولفین، جلد۲، صفحہ۵۳۹/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۱، صفحہ۱۱۲۶تا۱۱۲۷، جلد۲، صفحہ۱۵۸۲

۹ الفہرس المختصر، جلد۳، صفحہ۱۰۹۵

۱۰ معجم المولفین، جلد۲، صفحہ۳۲۹

۱۱ الاعلام، جلد۳، صفحہ۳۰۴/ العقد الثمین، جلد۶، صفحہ۱۷۹تا۱۸۰/ معجم المولفین، جلد۲، صفحہ۳۶۶

۱۲ تاج الاعراس، جلد۱، صفحہ۲۶۹، ۴۸۳

۱۳ الاعلام، جلد۲، صفحہ۳۰۴، جلد۵، صفحہ۳۳

۱۴ شیخ کمال الدین ادفوی کے حالات: الاعلام، جلد۲، صفحہ۱۳۲تا۱۳۳/ الدرر الکامنۃ، جلد۱، صفحہ۵۳۵تا۵۳۷/ معجم المولفین، جلد۱، صفحہ۴۸۹/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۱، صفحہ۳۱۶تا۳۱۷

۱۵ الدرر الکامنۃ، جلد۳، صفحہ۱۳۱تا۱۳۲

۱۶ شیخ عمر ابن الوردی کے حالات: الاعلام، جلد۵، صفحہ۶۷/ الدرر الکامنۃ، جلد۳، صفحہ۱۹۵تا۱۹۷/ معجم المولفین، جلد۲، صفحہ۵۸۰/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۱، صفحہ۲۸۴تا۲۸۵

۱۷ السیف الربانی، صفحہ۹۷

۱۸ شیخ ابن کثیر کے حالات: الاعلام، جلد۱، صفحہ۳۲۰/ الدرر الکامنۃ، جلد۱، صفحہ۳۷۳تا۳۷۴/ معجم المولفین، جلد۱، صفحہ۳۷۳/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۱، صفحہ۲۲۵تا۲۲۶

۱۹ معجم مصنفات الحنابلۃ، جلد۴، صفحہ۲۳۹

۲۰ شیخ ابن رجب حنبلی کے حالات: الاعلام، جلد۳، صفحہ۲۹۵/ الدرر الکامنۃ، جلد۲، صفحہ۳۲۱تا۳۲۲/ معجم المولفین، جلد۲، صفحہ۵۶تا۵۷/ معجم مصنفات الحنابلۃ،

جلد۴، صفحہ۳۱۵تا۳۲۷/ معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد۱، صفحہ۱۰۷/ المنهج الاحمد، جلد۵، صفحہ۱۶۸تا۱۷۱

۴۱ الذیل علی طبقات الحنابلة، جلد۲، صفحہ۱۸۷تا۲۱۲

۴۲ الشیخ عبد القادر و آراؤه الاعتقادیة و الصوفیة، صفحہ۵۷۷

۴۳ الذیل علی طبقات الحنابلة، حاشیہ محقق، جلد۲، صفحہ۱۹۳تا۱۹۵

۴۴ شیخ ابن ملقن کے حالات: الاعلام، جلد۵، صفحہ۵۷/ الشیخ عبد القادر الجیلانی و اعلام القادریة، صفحہ۲۲۷تا۲۲۸/ معجم المؤلفین، جلد۲، صفحہ۵۲۶تا۵۲۷/ معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد۱، صفحہ۲۵۴

۴۵ شیخ ابن ملقن کی "طبقات الاولیاء" دوسری بار۱۹۸۶ء کو شائع ہوئی، یہ ۶۲۶ صفحات پر مشتمل اور ۲۳۰ اولیاء اللہ کا تذکرہ ہے۔

۴۶ طبقات الاولیاء، صفحہ۲۴۶تا۲۴۷

۴۷ شیخ سخاوی کے حالات: الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۹۴تا۱۹۵/ معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۳۹۹تا۴۰۰/ معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد۱، صفحہ۱۰۱۲تا۱۰۱۳

۴۸ الجواهر و الدرر، جلد۳، صفحہ۱۲۷

۴۹ التوضیح لشرح الجامع الصحیح، جلد۱، صفحہ۳۱۱تا۳۱۲/ طبقات الاولیاء، صفحہ۵۶تا۵۷/ معجم العلماء و المشاهیر، صفحہ۵۹

۵۰ شیخ القراء ابن جزری کے حالات: الاعلام، جلد۷، صفحہ۴۵تا۴۶/ مرآة التصانیف، جلد۱، صفحہ۱۲۶،۳۲/ معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۶۸۷تا۶۸۸/ معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد۱، صفحہ۶۲تا۶۳

۵۱ فتاویٰ رضویہ، جلد۳، صفحہ۵۴۳

۵۲ فتاویٰ رضویہ، جلد۱۲، صفحہ۴۴۳

۵۳ شیخ مجیر الدین علیمی کے حالات: الاعلام، جلد۳، صفحہ۳۳۱/ السحب الوابلة، صفحہ۲۱۲تا۲۱۳/ معجم المؤلفین، جلد۲، صفحہ۱۱۲/ معجم مصنفات الحنابلة، جلد۵، صفحہ۱۳۳تا۱۳۸/ معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد۱، صفحہ۳۵۸

۳۴ المنهج الاحمد، جلد۳، صفحہ۴۱۵ تا۴۲۶

۳۵ المنهج الاحمد، جلد۳، صفحہ۴۲۰

۳۶ شیخ عمر رضی کے حالات: الاعلام، جلد۵، صفحہ۵۳/ خلاصة الاثر، جلد۳، صفحہ۲۰۶ تا۲۰۹/ الشیخ عبد القادر الجیلانی و اعلام القادریة، صفحہ۲۳۶ تا۲۴۷/ معجم المؤلفین، جلد۴، صفحہ۵۶۵

۳۷ فتاویٰ رضویہ، جلد۱۲، صفحہ۲۳۳ تا۲۳۵

۳۸ شیخ محمد امین گیلانی کے حالات: تراجم المؤلفین التونسیین، جلد۴، صفحہ۱۸۸ تا۱۹۱/ الشیخ عبد القادر الجیلانی و اعلام القادریة، صفحہ۲۷۰/ معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۱۲۰/ معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد۲، صفحہ۱۵۸۴

۳۹ شیخ مکی عزوز کے حالات: الاعلام، جلد۷، صفحہ۱۰۹ تا۱۱۰/ تراجم المؤلفین التونسیین، جلد۳، صفحہ۳۸۴ تا۳۹۰/ معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۹۰۹،۳۳۷/ معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد۲، صفحہ۱۷۸۷ تا۱۷۸۸

۴۰ السیف الربانی، صفحہ۹۸ تا۱۰۰

۴۱ شیخ احمد خوجہ کے حالات: الاعلام، جلد۱، صفحہ۲۳۸/ تراجم المؤلفین التونسیین، جلد۲، صفحہ۲۴۴ تا۲۴۷/ معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ۲۶۳

۴۲ شیخ الازہر محمد خضر نے جو کتب تصنیف کیں، مضامین ومقالات لکھے، نیز ان کے انٹرویو اور شخصیت پر دیگر اہل قلم کی تحریریں، یہ سارا مواد ان کے بھتیجا سید علی رضا بن زین العابدین دمشقی (پیدائش ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء) نے جمع و مرتب کیا۔ جو "موسوعة الاعمال الکاملة للامام محمد الخضر حسین" نام سے ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء کو دار النوادر دمشق نے یک جا پندرہ جلد کے آٹھ ہزار صفحات پر شائع کیا۔ نیز/ الاعلام، جلد۶، صفحہ۱۱۳ تا۱۱۴/ تراجم المؤلفین التونسیین، جلد۲، صفحہ۱۲۶ تا۱۳۵/ معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۲۷۳ تا۲۷۴/ معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد۲، صفحہ۱۶۵۴

۴۳ شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے حالات پر پروفیسر خلیق احمد نظامی کی کتاب "حیات شیخ عبد الحق محدث دہلوی" لاہور سے شائع ہوئی۔ نیز/ الاعلام، جلد۳، صفحہ۲۸۰ تا۲۸۱/ الشیخ

عبدالقادر الجیلانی و اعلام القادریۃ، صفحہ ۱۹۴/ معجم المؤلفین، جلد۲، صفحہ ۵۸/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۱، صفحہ ۸۸۹

۴۴ فہرست نسخہ ہائی خطی کتاب خانہ گنج بخش، جلد۲، صفحہ ۲۱۳۴ تا ۲۱۳۵

۴۵ مرآۃ التصانیف، جلد۱، صفحہ ۲۳۵

۴۶ فتاویٰ رضویہ، جلد۱۲، صفحہ ۲۳۶

۴۷ فتاویٰ رضویہ، جلد۱۲، صفحہ ۱۰۵

۴۸ مولانا احمد علی شاہ بٹالوی کے حالات: تذکرہ اکابر اہل سنت، صفحہ ۴۹ تا ۵۱/ تذکرہ علماء اہل سنت وجماعت لاہور، صفحہ ۲۵۸ تا ۲۶۶/ مرآۃ التصانیف، جلد۱، صفحہ ۲۳۵/ معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ القارۃ الهندیۃ الباکستانیۃ، صفحہ ۳۱۷

۴۹ علامہ اقبال احمد فاروقی کے حالات: تذکرہ علماء اہل سنت وجماعت لاہور، صفحہ ۳۴۳ تا ۳۴۹/ مرآۃ التصانیف، جلد۱، صفحہ ۲۳۵، ۲۹۲

۵۰ حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، صفحہ ۲۰۰

۵۱ حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، صفحہ ۱۹۹ تا ۲۰۰

۵۲ علامہ ابن حجر عسقلانی کے حالات: الاعلام، جلد۱، صفحہ ۱۷۸ تا ۱۷۹/ تذکرہ مصنفین درس نظامی، صفحہ ۲۷ تا ۳۰/ الدرر الکامنۃ، جلد۳، صفحہ ۴۹۲ تا ۵۰۳/ معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ ۲۱۰ تا ۲۱۱/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۱، صفحہ ۷۷ تا ۸۱

۵۳ چند روز مصر میں، صفحہ ۹۹ تا ۱۰۰

۵۴ علامہ ابن حجر مکی کے حالات: الاعلام، جلد۱، صفحہ ۲۳۴/ معجم المؤلفین، جلد۱، صفحہ ۲۹۳ تا ۲۹۴/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۱، صفحہ ۸۱ تا ۸۴

۵۵ الدرر الکامنۃ، جلد۳، صفحہ ۱۳۱ تا ۱۳۲

۵۶ الذیل علی طبقات الحنابلۃ، حاشیہ از محقق، جلد۲، صفحہ ۱۹۴ تا ۱۹۵

۵۷ یوسف سرکیس کے حالات: الاعلام، جلد۸، صفحہ ۲۱۹/ معجم المؤلفین، جلد۴، صفحہ ۱۳۶ تا ۱۳۷/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۱، صفحہ ۱۰۲۲ تا ۱۰۲۳

۵۸ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۱، صفحہ ۸۰

۵۹ تذکرہ مصنفین درس نظامی، صفحہ ۳۰

۶۰ معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ القارۃ الهندیۃ الپاکستانیۃ، صفحہ ۱۴۳

۶۱ شانِ غوثِ اعظم، صفحہ ۱۷

۶۲ التوضیح لشرح الجامع الصحیح، جلد ۱، صفحہ ۲۴۹ تا ۲۵۰

۶۳ الجواهر و الدرر، جلد ۳، صفحہ ۱۲۷۰

۶۴ شیخ عبداللہ بصری کے حالات: الاعلام، جلد ۴، صفحہ ۸۸/ سلك الدرر، جلد ۳، صفحہ ۹۷ تا ۹۸/ معجم المؤلفین، جلد ۲، صفحہ ۳۲۳

۶۵ فهرس دار الکتب المصریۃ، جلد ۵، صفحہ ۱۵۱

۶۶ الفهرس الوصفی، جلد ۳، صفحہ ۳۶ تا ۳۸

۶۷ ابن حجر العسقلانی، جلد ۱، صفحہ ۲۳ تا ۲۴، ۳۳۰، جلد ۲، صفحہ ۳۱۴

۶۸ علامہ جلال الدین سیوطی کے حالات: الاعلام، جلد ۳، صفحہ ۳۰۱ تا ۳۰۲/ تذکرہ مصنفین درس نظامی، صفحہ ۱۲۹ تا ۱۳۳/ چند روز مصر میں، صفحہ ۱۸۵ تا ۱۹۰/ معجم المؤلفین، جلد ۲، صفحہ ۸۲ تا ۸۵/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد ۱، صفحہ ۱۰۷۳ تا ۱۰۸۵

۶۹ دلیل مخطوطات السیوطی و اماکن و جودها، صفحہ ۴۷

۷۰ ابن حجر العسقلانی، جلد ۱، صفحہ ۳۳۰

۷۱ السفینۃ القادریۃ، قدیم اشاعت، صفحہ ۹۸، جدید اشاعت، جلد ۱، صفحہ ۱۷۵

۷۲ السیف الربانی، صفحہ ۵۶، ۹۹

۷۳ ابن حجر العسقلانی، جلد ۱، صفحہ ۳۷۱ تا ۳۸۶

۷۴ ابن حجر العسقلانی، جلد ۱، صفحہ ۳۸۶ تا ۳۹۸

۷۵ ابن حجر العسقلانی، جلد ۱، صفحہ ۳۳۰ تا ۳۳۱

۷۶ الشیخ عبد القادر و آراؤہ الاعتقادیۃ و الصوفیۃ، صفحہ ۶۱

۷۷ شانِ غوثِ اعظم، صفحہ ۱۳ تا ۱۴

۷۸ السفینۃ القادریۃ، جدید اشاعت، جلد ۱، صفحہ ۲۶ تا ۲۹/ شانِ غوثِ اعظم، صفحہ ۴۱ تا ۴۴

۷۹ ابن حجر العسقلانی، جلد ۱، صفحہ ۳۵۱ تا ۳۷۷

۸۰ شیخ مجد الدین فیروز آبادی کے حالات: الاعـــلام، جلد۷، صفحہ۱۴۶ تا ۱۴۷/ اویس قرنی کے دیس میں، صفحہ۹۲، ۱۴۳ تا ۱۴۶/ العقد الثمین، جلد۲، صفحہ۳۹۲ تا ۴۰۱/ معجم المؤلفین، جلد۳، صفحہ۷۷۶ تا ۷۷۸/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۲، صفحہ۱۴۶۹ تا ۱۴۷۱

۸۱ المجمع المؤسس للمعجم المفہرس، جلد۲، صفحہ۵۴۷ تا ۵۵۳/ المعجم المفہرس، صفحہ۱۹۴، ۲۹۱، ۳۳۹، ۳۹۷، ۴۰۲، ۴۰۶، ۴۱۳

۸۲ الجواھر و الدرر، جلد۳، صفحہ۱۴۷۰/ العقد الثمین، جلد۲، صفحہ۳۹۶

۸۳ معجم العلماء و المشاھیر، صفحہ۵۹

۸۴ امام لیث کے مزار بارے تازہ معلومات: چند روز مصر میں، صفحہ۱۳۵ تا ۱۳۶

۸۵ ابن حجر العسقلانی، جلد۱، صفحہ۳۳۴ تا ۳۳۵/ معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ القارۃ الھندیۃ الباکستانیۃ، صفحہ۱۴۳/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۱، صفحہ۸۰

۸۶ ابن حجر العسقلانی، جلد۱، صفحہ۳۳۵

۸۷ المجمع المؤسس للمعجم المفہرس، جلد۱، صفحہ۳۶۱ تا ۳۶۴

۸۸ المجمع المؤسس للمعجم المفہرس، علامہ ابن حجر عسقلانی، تحقیق پروفیسر ڈاکٹر یوسف عبد الرحمٰن مرعشلی بیروتی مدینہ منورہ یونیورسٹی، پہلی اشاعت ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء، دار المعرفہ بیروت، مصنف نے اس میں اپنے اساتذہ ومشائخ سے اخذ واتصال کی تفصیلات درج کی ہیں۔ چار جلد کے ۲۵۵۰ صفحات پر مطبوع ہے، جن میں تیسری جلد کے نصف سے چوتھی جلد کے خاتمہ تک فہارس کتاب از محقق ہیں۔

۸۹ المعجم المفہرس، او تجرید اسانید الکتب المشھورۃ و الاجزاء المنثورۃ، علامہ ابن حجر عسقلانی، تحقیق شیخ محمد شکور محمود الحاجی امریر میادینی، امام وخطیب مسجد القدس، زرقاء اردن، پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، اس میں مصنف نے مختلف مصنفین کی متعدد علوم میں ۱۹۶۰ سے زائد قدیم وجدید کتب بارے اپنی اسناد روایت بیان کی ہیں۔ ایک جلد کے ۶۸۱ صفحات پر مشتمل، جب کہ متن کتاب ۴۳۰ پر ختم ہوتا ہے۔

۹۰ المجمع المؤسس، جلد۱، صفحہ۱۸۹، ۴۱۳، ۴۴۴ تا ۴۳۵، جلد۲، صفحہ۱۰۴، ۳۶۲، ۴۸۷، ۵۱۷، ۵۳۳، ۶۳۲، ۶۳۳ تا ۶۳۴، جلد۳، صفحہ۱۱۹، ۳۱۰/ المعجم المفہرس، صفحہ۸۷

۹۱ المعجم المفہرس، صفحہ ۳۹۸

۹۲ المجمع المؤسس، جلد۱، صفحہ ۳۶۳ تا ۳۶۴، جلد۲، صفحہ ۵۲۰، جلد۳، صفحہ ۴۳۶، ۴۹۹/
المعجم المفہرس، صفحہ ۴۱۵

۹۳ المعجم المفہرس، صفحہ ۳۹۷

۹۴ المعجم المفہرس، صفحہ ۱۸۴

۹۵ المعجم المفہرس کے صفحہ ۴۰۱ تا ۴۰۴ پر چھٹے باب کی تیسری فصل "کتب آداب تصوف و زہد" عنوان سے ہے اور اس میں سولہ کتب تصوف کی اسناد درج ہیں۔

۹۶ المعجم المفہرس، صفحہ ۴۰۱

۹۷ المعجم المفہرس، صفحہ ۴۰۲

۹۸ المعجم المفہرس، صفحہ ۴۰۲

۹۹ المعجم المؤسس، جلد۲، صفحہ ۷۶ تا ۷۷/ المعجم المفہرس، صفحہ ۱۸۵ تا ۱۸۶

۱۰۰ المعجم المفہرس، صفحہ ۴۰۲

۱۰۱ المجمع المؤسس، جلد۳، صفحہ ۹۷، ۱۸۳/ المعجم المفہرس، صفحہ ۹۱، ۴۳۶

۱۰۲ المجمع المؤسس، جلد۱، صفحہ ۳۳۰ تا ۳۳۱، جلد۲، صفحہ ۷۷/ المعجم المفہرس، صفحہ ۴۰۲

۱۰۳ المجمع المؤسس، جلد۲، صفحہ ۱۸۱/ المعجم المفہرس، صفحہ ۴۰۲

۱۰۴ المجمع المؤسس، جلد۲، صفحہ ۴۹۱/ المعجم المفہرس، صفحہ ۴۱۱

۱۰۵ المعجم المفہرس، صفحہ ۱۸۵

۱۰۶ المعجم المفہرس، صفحہ ۹۴

۱۰۷ المجمع المؤسس، جلد۲، صفحہ ۳۴۷/ المعجم المفہرس، صفحہ ۱۸۴

۱۰۸ المجمع المؤسس، جلد۲، صفحہ ۱۴۷/ المعجم المفہرس، صفحہ ۴۰۴، ۴۳۳

۱۰۹ المجمع المؤسس، جلد۱، صفحہ ۲۰۹، ۳۰۱ تا ۳۰۲، ۳۶۴، جلد۲، صفحہ ۱۱۴، ۱۹۳، ۲۲۸، ۲۶۳ تا
۲۶۵، ۳۰۷، ۳۸۰، ۵۳۶/ المعجم المفہرس، صفحہ ۹۲ تا ۹۴

۱۱۰ المجمع المؤسس، جلد۲، صفحہ ۲۶۳ تا ۲۶۵

۱۱۱ المجمع المؤسس، جلد۳، صفحہ ۲۱۸ تا ۲۱۹

۱۱۲ المجمع المؤسس، جلد۳، صفحہ۱۱۳

۱۱۳ المجمع المؤسس، جلد۳، صفحہ۹۲تا۹۳

۱۱۴ المجمع المؤسس، جلد۳، صفحہ۳۳۹تا۳۴۱

۱۱۵ ابن حجر العسقلانی، جلد۱، صفحہ۳۳۰، جلد۲، صفحہ۳۱۴/شان غوث اعظم، صفحہ۱۷/ فہارس الخزانۃ الحسنیۃ، جلد۱، صفحہ۲۰۳تا۲۰۵

۱۱۶ ابن حجر العسقلانی، جلد۱، صفحہ۳۳۰/شان غوث اعظم، صفحہ۱۷/ معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ القارۃ الہندیۃ الباکستانیۃ، صفحہ۱۴۳/ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، جلد۱، صفحہ۸۰

۱۱۷ www.khizana.blogspot.com

۱۱۸ ڈاکٹر عبدالحکیم مراد بارے یہ تعارفی سطور انٹرنیٹ سے ماخوذ ہیں۔

۱۱۹ شان غوث اعظم، صفحہ۱۱۹

کتابیات

عربی کتب

۱ الاعلام، خیر الدین بن محمود زرکلی، وفات ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء، سترہویں اشاعت ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء، دار العلم للملایین، بیروت

۲ تاج الاعراس فی مناقب الحبیب القطب صالح بن عبد اللہ العطاس، شیخ سید علی بن حسین بن محمد عطاس، پیدائش ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۱ء، پہلی اشاعت قریباً ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء، مطبع منارہ قدس انڈونیشیا

۳ تراجم المؤلفین التونسیین، شیخ محمد بن محفوظ صفاقسی، وفات ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۸ء، پہلی اشاعت ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۲ء، دار الغرب الاسلامی، بیروت

۴ التوضیح لشرح الجامع الصحیح، شیخ سراج الدین ابی حفص عمر بن علی انصاری المعروف با ابن ملقن، وفات ۸۰۴ھ/۱۴۰۱ء، شیخ خالد بن محمود علی الرباط اور شیخ جمعہ فتحی کی نگرانی میں محققین کی جماعت نے تحقیق انجام دی، پہلی اشاعت ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء، وزارت اوقاف قطر

۵ الجواهر و الدرر فی ترجمة شیخ الاسلام ابن حجر، علامہ شمس الدین محمد بن عبد الرحمن سخاوی، وفات ۹۰۲ھ/۱۴۹۷ء، تحقیق ابراہیم باجس عبد المجید، پہلی اشاعت ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء، دار ابن حزم، بیروت

۶ ابن حجر العسقلانی، مصنفاته و دراسة فی منهجه، و موارده فی کتابه الاصابة،

ڈاکٹر شاکر محمود عبد المنعم، پہلی اشاعت ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت

۷ خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر، شیخ محمد امین بن فضل اللہ محبی، وفات ۱۱۱۱ھ/ ۱۶۹۹ء، تحقیق محمد بن حسن اسماعیل، پہلی اشاعت ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

۸ الدرر الکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنۃ، علامہ ابو الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر عسقلانی، وفات ۸۵۲ھ/ ۱۴۴۹ء، سنِ اشاعت و ناشر کا نام درج نہیں، حیدر آباد دکن کی اشاعت ۱۳۵۰ھ/ ۱۹۳۱ء کا عکس جو عرب دنیا سے شائع ہوا۔

۹ دلیل مخطوطات السیوطی و اماکن و جودھا، احمد خازندار و محمد ابراہیم شیبانی، پہلی اشاعت ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء، مکتبہ ابن تیمیہ، کویت

۱۰ الذیل علی طبقات الحنابلۃ، شیخ ابو الفرج زین الدین عبد الرحمن بن احمد ابن رجب حنبلی، وفات ۷۹۵ھ/ ۱۳۹۳ء، تحقیق ڈاکٹر عبد الرحمن بن سلیمان عثیمین، پہلی اشاعت ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۵ء، مکتبۃ عبیکان، ریاض

۱۱ السحب الوابلۃ علی ضرائح الحنابلۃ، شیخ محمد بن عبد اللہ ابن حمید حنبلی نجدی، وفات ۱۲۹۵ھ/ ۱۸۷۸ء، پہلی اشاعت ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء، مکتبہ امام احمد، شہر کا نام درج نہیں۔

۱۲ سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر، شیخ سید محمد خلیل بن علی مرادی، وفات ۱۲۰۶ھ/ ۱۷۹۱ء، تحقیق اکرام حسن علی، پہلی اشاعت ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء، دار صادر، بیروت

۱۳ السیف الربانی فی عنق المعترض علی الغوث الجیلانی، شیخ سید محمد مکی بن مصطفیٰ عزوز، وفات ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء، اشاعت ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء، مکتبہ امام احمد رضا، لاہور

۱۴ طبقات الاولیاء، شیخ سراج الدین ابن ملقن، تحقیق شیخ نور الدین محمد بن سید شریبہ ازہری، دوسری اشاعت ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء، دار المعرفۃ، بیروت

۱۵ شیخ عبد القادر الجیلانی و آراؤہ الاعتقادیۃ و الصوفیۃ، ڈاکٹر سعید بن مسفر قحطانی، پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء، مصنف نے شائع کی۔

۱۶ الشیخ عبد القادر الجیلانی و اعلام القادریۃ، ڈاکٹر محمد احمد درنیقہ، پہلی اشاعت ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء، الدار العربیۃ للموسوعات، بیروت

۱۷ العقد الثمین فی تاریخ البلد الامین، شیخ تقی الدین محمد بن احمد حسنی فاسی مکی، وفات ۸۳۲ھ/

۱۳۲۹ھ، تحقیق محمد حامد فقی، وفات ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۹ء، نیز فواد سید، وفات ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء، محمود محمد طناحی، وفات ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء، دوسری اشاعت ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، موسسة الرسالة، بیروت

۱۸ غبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبد القادر، علامہ ابن حجر عسقلانی، تحقیق شیخ محمد سالم بواب، "السفینة القادریة" نامی مجموعہ کی پہلی جلد میں شامل ہے، پہلی اشاعت ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء، دار الالباب، بیروت و دمشق

۱۹ فهارس الخزانة الحسنية، فهرس قسم التاريخ و الرحلات و الاجازات، شیخ محمد عبد اللہ عنان، شیخ عبد العالی مدر، شیخ محمد سعید حنشی، پہلی جلد، اشاعت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، شاہی مکتبہ، رباط

۲۰ فهرس دار الكتب المصرية، الكتب العربية الموجودة بالدار، شیخ محمد عبد الرسول ابراہیم وغیرہ، پانچویں جلد پہلی اشاعت ۱۳۴۸ھ/۱۹۳۰ء، آٹھویں جلد پہلی اشاعت ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۲ء، دار الکتب مصریہ، قاہرہ

۲۱ الفهرس المختصر لمخطوطات مكتبة الحرم المكي الشريف، محمد بن احمد مطیع الرحمٰن، عادل بن جمیل عید، پہلی اشاعت ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء، مکتبہ شاہ فہد، ریاض

۲۲ الفهرس الوصفي لمخطوطات السيرة النبوية و متعلقاتها، پروفیسر ڈاکٹر قاسم سامرائی، اشاعت ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء، ابن سعود یونی ورسٹی، ریاض

۲۳ المجمع المؤسس للمعجم المفهرس، علامہ ابن حجر عسقلانی، تحقیق پروفیسر ڈاکٹر یوسف عبد الرحمٰن مرعشلی، پیدائش ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۳ء، پہلی اشاعت ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء، دار المعرفة بیروت

۲۴ معجم العلماء و المشاهير، الذين افردوا بتراجم خاصة، شیخ عبد اللہ بن محمد حبشی، پیدائش ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۹ء، پہلی اشاعت ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء، المجمع الثقافی، ابوظبی

۲۵ معجم المؤلفين، تراجم مصنفي الكتب العربية، شیخ عمر رضا کحالہ، وفات ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۷ء، پہلی اشاعت ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء، موسسة الرسالة، بیروت

۲۶ معجم مصنفات الحنابلة، من وفيات ۲۴۱ھ–۱۴۲۰ھ، پروفیسر ڈاکٹر عبد اللہ بن محمد طریقی، پیدائش ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء، پہلی اشاعت ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء، مصنف نے ریاض سے شائع کی۔

۲۷ معجم المطبوعات العربية، فی شبه القارة الهندية الباكستانية، ڈاکٹر احمد خان، پیدائش ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء، پہلی اشاعت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، مکتبہ شاہ فہد ریاض

۲۸ معجم المطبوعات العربية و المعربة، یوسف بن الیان سرکیس، وفات ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء، سنِ اشاعت درج نہیں، دار صادر بیروت

۲۹ المعجم المفهرس، او تجريد اسانيد الكتب المشهورة و الاجزاء المنثورة، علامہ ابن حجر عسقلانی، تحقیق شیخ محمد شکور محمود الحاجی امریر میادینی، پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء، موسسة الرسالة، بیروت

۳۰ المنهج الاحمد في تراجم اصحاب الامام احمد، شیخ مجیر الدین ابی الیمن عبد الرحمٰن بن محمد علیمی مقدسی حنبلی، وفات ۹۲۸ھ/۱۵۲۲ء، تحقیق شیخ عبد القادر ارناؤوط، وفات ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء، نیز محی الدین نجیب وغیرہ، پہلی اشاعت ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء، دار صادر بیروت

۳۱ المواهب الجليلة شرح حزب الوسيلة، شیخ سید محمد امین بن احمد گیلانی، وفات ۱۲۷۴ھ/۱۸۵۷ء، ''السفينة القادرية'' نامی مجموعہ میں مطبوع ہے، سنِ اشاعت درج نہیں، مكتبة النجاح، طرابلس، لیبیا

۳۲ المواهب الجليلة شرح حزب الوسيلة، شیخ سید محمد امین گیلانی، تحقیق شیخ محمد سالم بواب، ''السفينة القادرية'' کی پہلی جلد میں شامل ہے، پہلی اشاعت ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء، دار الالباب، بیروت و دمشق

فارسی کتب

۳۳ فہرست نسخہ ہائی خطی کتاب خانہ گنج بخش، احمد منزوی، اشاعت ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد

اردو کتب

۳۴ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے دیس میں، صاحبزادہ محمد نعیم اللہ نوری، پیدائش ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء، اشاعت ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء، فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور اوکاڑا

۳۵ بهجة الاسرار، زهرة الابرار، شیخ نور الدین علی بن یوسف شطنوفی، وفات ۷۱۳ھ/۱۳۱۳ء کی تصنیف کا ترجمہ از پروفیسر مولانا سید احمد علی شاہ چشتی بٹالوی، وفات ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ء، پہلی اشاعت ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء، پروگریسیو بکس لاہور

۳۶ تذکرہ اکابر اہل سنت، مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری، وفات ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء، دوسری اشاعت

۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، فرید بک سٹال لاہور

۳۷ تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، پیدائش ۱۳۳۶ھ/۱۹۲۸ء، دوسری اشاعت ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء، مکتبہ نبویہ لاہور

۳۸ تذکرہ مصنفین درس نظامی، پروفیسر ڈاکٹر سفیر اختر راہی، پیدائش ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۷ء، اشاعت ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء، مکتبہ رحمانیہ لاہور

۳۹ چند روز مصر میں، صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری، پیدائش ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۸ء، اشاعت ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء، فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور اوکاڑا

۴۰ حیات شیخ عبد الحق محدث دہلوی، پروفیسر خلیق احمد نظامی، پہلی اشاعت، سنہ طباعت درج نہیں، مکتبہ رحمانیہ لاہور

۴۱ زبدة الآثار تلخیص بهجة الاسرار، شاہ عبد الحق محدث دہلوی، وفات ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء، فارسی سے ترجمہ از علامہ اقبال احمد فاروقی، پہلی اشاعت ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء، مکتبہ نبویہ لاہور

۴۲ سفر محبت، صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری، اشاعت ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء، فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور، اوکاڑا

۴۳ شان غوث اعظم، علامہ ابن حجر عسقلانی کی "غبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبد القادر" کا ترجمہ از علامہ رسول بخش سعیدی، سنہ اشاعت درج نہیں، سنہ ترجمہ ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء، صفہ اکیڈمی لاہور

۴۴ العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة، مولانا احمد رضا خان بریلوی، وفات ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء، اشاعت ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء، رضا اکیڈمی بمبئی

۴۵ مرآة التصانیف، مولانا محمد عبد الستار قادری چشتی، پیدائش ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۹ء، پہلی جلد، پہلی اشاعت ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء، مکتبہ قادریہ لاہور

دوسری قسط

کتابوں کی دنیا

کچھ
”غِبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبد القادر“
بارے

عبدالحق انصاری

آئندہ صفحات پر آپ ملاحظہ کریں گے کہ اس کتاب کا نہ صرف متقدمین نے علامہ ابن حجر عسقلانی کے حوالہ سے ذکر کیا، بلکہ اس کے مزید قلمی نسخے بھی محفوظ ہیں۔

غبطة الناظر اور امام ابن حجر عسقلانی

امام ابن ملقن سے علامہ ابن حجر عسقلانی نے بعض کتب پڑھیں، نیز ان کے دروس بکثرت سماعت کیے اور استاذ و شاگرد نے صحیح بخاری کی ضخیم شروح لکھیں۔ شاگرد نے شرح لکھتے ہوئے استاذ کے اقوال و عبارات بکثرت نقل کیے [۶۲] مزید یہ کہ دونوں نے بھجة الاسرار کے الگ الگ اختصار تیار کیے اور جیسا کہ گزر چکا، ابن ملقن کے تیار کردہ اختصار کے قلمی نسخے محفوظ ہیں۔

- ابن حجر کے جلیل القدر شاگرد محدث و مفسر، مورخ کبیر علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ علیہ، جن کا تعارف گزر چکا، انہوں نے استاذ کے احوال پر مستقل کتاب ”الجواھر و الدرر فی

ترجمة شیخ الاسلام ابن حجر ''لکھی، جو تین جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ اس میں علامہ سخاوی نے بتایا کہ ابن ملقن کی طرح ابن حجر عسقلانی نے بھی بھجة الاسرار کو مختصر کیا[۶۳] یہاں علامہ سخاوی نے اختصار کا نام نہیں ذکر کیا۔

○ آئندہ دور میں شیخ عبداللہ بن زین الدین بن احمد بصروی رحمۃ اللہ علیہ جو ۱۰۹۷ھ/۱۶۸۶ء کو عثمانی دارالخلافہ استنبول میں پیدا ہوئے اور ۱۱۷۰ھ/۱۷۵۷ء کو دمشق میں وفات پائی۔ ابن خلیل، فقیہ شافعی، فرضی، مدرس و مؤرخ، چند تصنیفات ہیں۔[۶۴]

انہوں نے علامہ سخاوی کی مذکورہ کتاب کو مختصر کر کے اضافات کیے، جس کا نسخہ بخط مصنف دارالکتب مصریہ قاہرہ میں بنام ''جمان الدرر من ترجمة شیخ الاسلام ابن حجر ''موجود ہے، سنہ کتابت و تالیف ۱۱۶۰ھ[۶۵] نیز ابن سعود یونی ورسٹی ریاض میں بھی ایک نسخہ ہے[۶۶] تا حال شائع نہیں ہوئی۔

ڈاکٹر شاکر نے جمان الدرر کے نسخہ بخط مصنف سے استفادہ کیا، پھر اطلاع دی کہ ابن حجر نے بھجة الاسرار کا جو اختصار تیار کیا، صاحب جمان الدرر نے اس کا نام ''غبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبد القادر'' بتایا ہے۔[۶۷]

○ امام عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ۸۴۹ھ/۱۴۴۵ء کو قاہرہ میں پیدا ہوئے اور ۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء کو وہیں وفات پائی۔ جلال الدین، محدث، مفسر، فقیہ شافعی، مؤرخ، صوفی، کثیر التصانیف جن میں سے تفسیر جلالین عرب وعجم کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے، آپ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔[۶۸]

علامہ سیوطی کی سیکڑوں تصانیف میں ایک ''الاحادیث الحسان فی فضل الطیلسان'' جس کا دوسرا نام ''الاخبار الحسان فی فضل الطیلسان'' ہے، جو شائع نہیں ہوئی اور پانچ سے زائد قلمی نسخے مکتبہ شاہ عبدالعزیز مدینہ منورہ کے ذخیرہ شیخ الاسلام عارف حکمت، مکتبہ اوقاف عراق، پبلک لائبریری رباط، لیڈن یونی ورسٹی ہالینڈ اور دارالکتب ظاہریہ دمشق میں جس کی مائیکروفلم ریاض یونی ورسٹی میں محفوظ ہیں۔[۶۹]

ڈاکٹر شاکر نے جمان الدرر کے حوالہ سے بتایا کہ علامہ سیوطی نے اس کی تالیف کے دوران ''غبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبد القادر'' سے اخذ کیا۔[۷۰]

○ تیونس کے شیخ سید محمد امین گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر گزشتہ صفحات پر آ چکا، انہوں نے ۱۲۷۲ھ/ ۱۸۵۶ء کو کتاب ''المواھب الجلیلة شرح حزب الوسیلة'' تالیف کی، جو ''السفینة القادریة'' نامی مجموعہ میں مطبوع ہے۔ اس میں غبطة الناظر کا ذکر ابن حجر عسقلانی کی تالیف کے طور پر کیا۔[۷۱]

○ تیونس کے ہی شیخ سید محمد مکی عزوز رحمۃ اللہ علیہ نے ''السیف الربانی'' کی تالیف میں غبطة الناظر سے اخذ کیا اور اسے ابن حجر کی تالیف بتایا۔[۷۲]

○ ڈاکٹر شاکر محمود عبدالمنعم نے ابن حجر کے احوال و آثار پر بغداد یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی، ان کا مقالہ ''ابن حجر العسقلانی، مصنفاته و دراسة فی منھجه و موارده فی کتابه الاصابة'' نام سے دو جلد کے ۸۲۰ صفحات پر شائع ہوا۔ انہوں نے ابن حجر کی تصنیفات کے تعارف پر ایک باب مختص کیا، جس میں چھوٹی بڑی ۲۸۲ تصانیف بارے بنیادی معلومات پیش کیں[۷۳] پھر الگ باب قائم کر کے مزید ۳۸ کتب کے کوائف پیش کیے جو علامہ ابن حجر سے غلط طور پر منسوب کر دی گئی ہیں۔[۷۴]

ڈاکٹر شاکر نے غبطة الناظر کا تعارف اوّل الذکر باب میں دیا اور اس کے ابن حجر عسقلانی کی تالیف ہونے بارے میں معلومات پیش کیں۔[۷۵]

○ ادھر معترض طبقہ کے ہی ایک فرد، سعودی عرب کے ڈاکٹر سعید بن مسفر قحطانی نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء کو ام القریٰ یونی ورسٹی مکہ مکرمہ سے پی ایچ ڈی کی، جس میں ''غبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبد القادر'' کی جدید اشاعت کا ذکر کرتے ہوئے اس کے ابن حجر عسقلانی کی تصنیف ہونے کا رد و انکار نہیں کیا[۷۶] جب کہ ان کے مقالہ کی بنیاد ہی انکار و نفی ہے۔

○ غبطة الناظر کے اردو مترجم، علامہ رسول بخش سعیدی حفظہ اللہ نے اپنی رائے ان الفاظ میں دی:

''تحقیق کرنے سے یقین ہو گیا کہ مصنف ابن حجر عسقلانی ہی ہیں''---[۷۷]

○ غبطة الناظر کا پانچواں باب، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل بارے اکابرین کے تاثرات کے لیے مختص ہے۔ اس باب میں علامہ ابن حجر عسقلانی نے اضافہ کیا اور شیخ نورالدین شطنوفی کی وفات سے اپنے زمانہ تک یعنی آٹھویں صدی ہجری کے

اکابر مصنفین کے تاثرات بھی شامل کیے [۷۸] لیکن بنیادی طور پر یہ بهجة الاسرار کی تلخیص ہے، لہٰذا اس میں علامہ ابن حجر عسقلانی کا اندازِ تحریر واسلوب تلاش کرنا درست نہ ہوگا۔

ابن حجر متعدد اسلامی علوم میں مہارت کے ساتھ شعر وادب کے بھی شناور تھے اور ادب ولغت پر ان کی متعدد تصنیفات نیز تین شعری مجموعہ ہیں [۷۹] جب کہ بهجة الاسرار کے مصنف کا شعر وادب سے تعلق کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ لیکن دیگر پہلو، کتاب کا نام اور ترتیب میں، غبطة الناظر میں ابن حجر عسقلانی کا انداز نمایاں ہے۔

جیسا کہ ابن حجر کے ایک اور اہم استاذ شیخ محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ جو ۷۲۹ھ/ ۱۳۲۹ء کو علاقہ شیراز کے مقام کازرین میں پیدا ہوئے اور یمن کے علمی و روحانی شہر زبید میں ۸۱۷ھ/ ۱۴۱۵ء کو وفات پائی۔ ابو طاہر، مجد الدین، محدث، مفسر، ادب ولغت کے امام، کثیر التصانیف، صاحب القاموس المحیط [۸۰] جن سے ابن حجر عسقلانی نے ان کی اپنی نیز دیگر مصنفین کی بعض کتب پڑھ کر روایت کی اجازت پائی [۸۱] ان شیخ مجد الدین شیرازی فیروز آبادی نے بھی حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال پر مستقل کتاب لکھی، جس کا نام "روضة الناظر فی ترجمة الشیخ عبد القادر" [۸۲] اور قلمی نسخہ پبلک لائبریری برلن جرمنی میں ہے [۸۳] اور جیسا کہ ابن حجر کی "غبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبد القادر" سے بخوبی جھلک رہا ہے کہ انہوں نے یہ نام استاذ کی کتاب کے نام سے اخذ کیا۔

علاوہ ازیں ابن حجر نے فقیہ اعظم مصر و مصنف حضرت ابو الحارث لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۷۵ھ/ ۷۹۱ء) کے احوال [۸۴] پر کتاب "الرحمة الغيثية بالترجمة الليثية" لکھی، جو ہندوستان، قاہرہ اور بیروت سے شائع ہوئی [۸۵] جس کے مقدمہ میں علامہ ابن حجر عسقلانی نے بتایا کہ یہ کتاب میں نے جنت کے دروازوں کی تعداد کے اعتبار سے آٹھ ابواب میں مرتب کی۔ [۸۶]

الرحمة الغيثية کی طرح غبطة الناظر بھی آٹھ ابواب میں منقسم ہے اور دونوں کے مقدمہ میں مصنف نے خود بتایا کہ یہ جنت کے دروازوں کی تعداد کی مناسبت سے ہیں۔

○ غبطة الناظر کا امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہی تالیف ہونے پر مندرجہ بالا خارجی وداخلی شہادتیں ہونے کے علاوہ حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے لگاؤ وتعلق کا ایک اور اہم ثبوت بھی ان کی تحریر کی شکل میں محفوظ ہے:

شیخ ابوالخیر شہاب الدین احمد بن سعید صلاح الدین خلیل کیکلدی علائی شافعی دمشقی ثم مقدسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۰۲ھ/ ۱۳۹۹ء) سے علامہ ابن حجر نے متعدد اسلامی علوم و کتب کے علاوہ صوفیہ کے سلسلہ قادریہ میں اجازت پائی، جس کا ذکر خود "انباء الغمر بابناء العمر" نامی کتاب میں کیا، جو مطبوع ہے۔ اور اپنی دوسری تالیف "المجمع الموسس للمعجم المفهرس" میں ابن حجر عسقلانی نے اپنا قادری شجرہ طریقت درج کیا، جو حسب ذیل ہے:

علامہ احمد بن علی ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۵۲ھ)

عن شیخ احمد بن خلیل کیکلدی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۰۲ھ)

عن شیخ ابوالمحاسن جمال الدین یوسف بن محمد معدنی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۷۴۵ھ)

عن شیخ شمس الدین محمد بن ابراہیم مقدسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۶۷۶ھ)

عن صاحب المغنی شیخ موفق الدین عبداللہ بن احمد ابن قدامہ حنبلی مقدسی ثم دمشقی رحمۃ اللہ علیہ وفات ۶۲۰ھ)

عن شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۵۶۱ھ)

عن شیخ ابی سعد مبارک بن علی بغدادی مخرمی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۵۱۳ھ)

عن ابی الحسن علی بن احمد ہکاری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۴۸۶ھ)

عن شیخ ابی الفتح طرسوسی رحمۃ اللہ علیہ

عن شیخ ابوالفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز تمیمی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۴۱۰ھ)

عن ابیہ شیخ عبدالعزیز بن حارث تمیمی رحمۃ اللہ علیہ

عن شیخ ابوبکر شبلی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۳۳۴ھ)

عن شیخ ابوالقاسم جنید بن محمد بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۲۹۸ھ)

عن شیخ ابوالحسن سری سقطی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۲۵۳ھ)

عن شیخ ابومحفوظ معروف بن فیروز کرخی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۲۰۰ھ)

عن شیخ ابوسلیمان داؤد بن نصیر طائی کوفی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۶۲ھ)

عن شیخ حبیب بن شہید بصری عجمی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۴۵ھ)

عن شیخ حسن بن یسار بصری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۱۰ھ)

عن حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ (وفات ۴۰ھ) [۸۷]

گویا امیر المومنین فی الحدیث ابن حجر عسقلانی نے امام الصوفیہ شیخ سید عبدالقادر جیلانی کے احوال پر نہ صرف کتاب غبطۃ الناظر تالیف و مرتب کی، بلکہ آپ سے جاری صوفیہ کے سلسلہ قادریہ میں مجاز بھی تھے۔

امام ابن حجر عسقلانی اور عقائد صوفیہ

اور صوفیہ کرام کے عقائد و معمولات سے امام ابن حجر کے گہرے تعلق کے مزید ثبوت بھی خود انہی کی تحریر و عمل سے دست یاب ہیں۔ اس کے لیے ان کی دو اہم تصنیفات المجمع المؤسس للمعجم المفہرس [۸۸] اور المعجم المفہرس [۸۹] دیکھ لینا کافی ہوگا، جن سے چند نمونے یہاں ملاحظہ ہوں:

- مقام مصطفیٰ ﷺ کے بیان پر قاضی ابوالفضل عیاض موسیٰ یحصبی سبتی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۵۴۴ھ/۱۱۴۹ء) کی کتاب ''الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ'' صوفیہ کرام و سواد اعظم کے ہاں مقبول ہے، امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کتاب متعدد مشائخ سے پڑھنے کا ذکر اور پھر ان کے طرق پر اس کی اسناد کا اندراج کیا۔ [۹۰]
- جشن میلاد النبی ﷺ کے تناظر میں لکھی گئی شیخ ابوالقاسم محمد احمد بن محمد عزفی سبتی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۶۷۷ھ/۱۲۷۹ء) کی کتاب ''الدر المنظم فی المولد المعظم'' سے متصل اپنی سند درج کی۔ [۹۱]
- امام ابو عبداللہ شرف الدین محمد سعید صنہاجی بوصیری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۶۹۴ھ/۱۲۹۴ء) کا نعتیہ قصیدہ ''الکواکب الدریۃ فی مدح خیر البریۃ'' المعروف بہ قصیدہ بردہ اہل سنت و صوفیہ کی محافل کی جان ہے۔ امام ابن حجر عسقلانی نے قصیدہ بردہ متعدد مشائخ سے پڑھا اور اس کی اسناد شامل کتاب کیں۔ [۹۲]
- روضہ اقدس علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے ارادہ و نیت سے مدینہ منورہ کا سفر کرنے کے اثبات اور منکرین کے تعاقب میں لکھی گئی شہرہ آفاق کتاب، امام ابوالحسن تقی الدین علی بن عبدالکافی سبکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۷۵۶ھ/۱۳۵۵ء) کی ''شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام'' سے متصل اپنی سند درج کی۔ [۹۳]

○ ابوالانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا مزار، القدس الشریف سے تقریباً پچاس کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع گاؤں الخلیل میں ہے، ان کی زیارت بارے لکھی گئی کتاب شیخ ابوالقاسم مکی بن عبدالسلام شہید انصاری مقدسی رُمیلی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۴۹۲ھ/۱۰۹۹ء) کی ''فضل زیارۃ الخلیل'' سے متعلق اپنی سند بیان کی۔[۹۴]

○ امام ابن حجر عسقلانی نے تصوف کی بنیادی کتب بارے اپنی اسناد کے بیان واندراج کا خاص اہتمام کیا[۹۵] اور امام ابوعبداللہ حارث بن اسد محاسبی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۲۴۳ھ/ ۸۵۷ء) کی ''الرعایۃ لحقوق اللّٰہ''[۹۶] شیخ ابوالنصر سراج عبداللہ بن علی طوسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۳۷۸ھ/ ۹۸۸ء) کی ''اللمع''[۹۷] شیخ ابوطالب محمد بن علی حارثی مکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۳۸۶ھ/ ۹۹۶ء) کی ''قوت القلوب فی معاملۃ المحبوب و وصف طریق المرید الی مقام التوحید''[۹۸] شیخ ابوالقاسم زین الاسلام عبدالکریم بن ہوازن قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۴۶۵ھ/ ۱۰۷۳ء) کی ''الرسالۃ القشیریۃ''[۹۹] شیخ ابوحامد زین الدین حجۃ الاسلام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۵۰۵ھ/ ۱۱۱۱ء) کی ''احیاء علوم الدین''[۱۰۰] شیخ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی ابن قیسرانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۵۰۷ھ/ ۱۱۱۳ء) کی ''صفوۃ التصوف''[۱۰۱] شیخ ابوحفص شہاب الدین عمر بن محمد قریشی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۶۳۲ھ/ ۱۲۳۴ء) کی ''عوارف المعارف''[۱۰۲] وغیرہ سے متصل اپنی اسنادروایت درج کیں۔

علاوہ ازیں ''المغنی عن حمل الاسفار فی تخریج ما فی الاحیاء من الاخبار'' خود مصنف شیخ ابوالفضل زین الدین عبدالرحیم بن حسین عراقی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۰۶ھ/ ۱۴۰۴ء) سے کچھ حصہ پڑھ کر روایت کی اجازت پائی۔[۱۰۳]

○ اور اولیاء کرام وصوفیہ عظام کے احوال پر شیخ ابوعبدالرحمن محمد بن حسین سلمی نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۴۱۲ھ/ ۱۰۲۱ء) کی ''الاربعون الصوفیۃ''[۱۰۴] نیز ''طبقات الصوفیۃ''[۱۰۵] کے علاوہ شیخ ابوالقاسم ھبۃ اللہ بن حسن لالکائی رازی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۴۱۸ھ/ ۱۰۲۷ء) کی ''کرامات الاولیاء''[۱۰۶] نیز شیخ ابومحمد حسن بن محمد خلال رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۴۳۹ھ/ ۱۰۴۷ء) کی ''کرامات الاولیاء''[۱۰۷] اور شیخ ابوحفص شہاب الدین عمر بن محمد قریشی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۶۳۲ھ/ ۱۲۳۴ء) کی ''مشیخۃ''[۱۰۸] بارے اپنی اسنادروایت بیان کیں۔

- شیخ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۴۳۰ھ/ ۱۰۳۸ء) کی ''حلیۃ الاولیاء'' متعدد مشائخ سے پڑھی، پھر اس کی اسناد درج کیں۔[۱۰۹]
- اور آپ کے استاذ شیخ ابو الحسن نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۰۷ھ/ ۱۴۰۵ء) کے ہاں ''تقریب البغیۃ فی ترتیب احادیث الحلیۃ'' زیر تالیف تھی کہ وفات پائی۔ جس پر شاگرد علامہ ابن حجر عسقلانی نے آخری چوتھائی حصہ لکھ کر اسے مکمل کیا۔[۱۱۰]
- علامہ ابن حجر عسقلانی کے وطن قاہرہ میں ایک مقام پر آثار و تبرکات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محفوظ کیے گئے تھے، جنہیں ایک وزیر نے خرید کر ایک خاص عمارت تعمیر کرائی اور انہیں رکھا، اس کا نام ''رباط الآثار النبویۃ'' تھا۔ علامہ ابن حجر کے دور میں شیخ صدر الدین محمد بن سفطی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۰۸ھ/ ۱۴۰۶ء) اس کے نگران و متولی تھے۔ امام ابن حجر نے ۷۸۶ھ کو ان سے روایت کی اجازت پائی۔[۱۱۱]
- شیخ راشد بن عبد اللہ تکروری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۷۹۶ھ/ ۱۳۹۴ء) کے بارے میں اہل مصر کا اعتقاد تھا کہ مجاذیب میں سے ہیں۔ علامہ ابن حجر عسقلانی ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر ان کا ذکر اپنے مشائخ میں کیا۔[۱۱۲]
- شیخ ابو بکر بن عبد اللہ بجائی مغربی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۷۹۷ھ/ ۱۳۹۵ء) ہجرت کر کے قاہرہ آئے اور جامعہ ازہر کے نزدیک مقیم ہوئے۔ آپ حالت جذب میں تھے، اہل مصر ان کی کرامات و مکاشفات بیان کرتے، علامہ ابن حجر ایک بار ان کی خدمت میں پہنچے پھر اپنے شیوخ میں ذکر کیا۔[۱۱۳]
- صاحب ''حیاۃ الحیوان'' شیخ ابو البقاء کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۰۸ھ/ ۱۴۰۵ء) سے ابن حجر فیض یاب ہوئے، پھر لکھا کہ آپ صاحب کرامات اور غیبی امور پر مطلع کرنے میں مشہور تھے۔[۱۱۴]

غبطۃ الناظر کی اشاعت

خدا بخش لائبریری بانکی پور پٹنہ میں ایک، شاہی کتب خانہ رباط مراکش میں اس کے دو قلمی نسخے محفوظ، ادھر تیونس کے مکتبہ احمدیہ میں اختصار کا قلمی نسخہ، جس پر مختصر کرنے والے کا نام درج نہیں اور اس کی مائیکرو فلم معہد المخطوطات العربیۃ قاہرہ میں ہیں۔[۱۱۵]

پروفیسر ایڈورڈ ڈینیسن رُس نے نسخہ خدا بخش لائبریری پر تصحیح انجام دے کر پہلی بار ۱۳۲۱ھ/

۱۹۰۳ء کو کلکتہ سے ۵۶ صفحات پر طبع کرائی [۱۱۶] اس اشاعت کا عکس ان دنوں کمپیوٹر انٹرنیٹ کی مذکورہ ذیل ویب سائٹ پر موجود ہے۔[۱۱۷]

اگلے مرحلہ میں ایک عرب محقق شیخ محمد سالم بواب نے کلکتہ اشاعت کی جدید کتابت کرائی اور اسے شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بارے نظم ونثر پر مشتمل تحریروں کے مجموعہ بنام "السفینة القادریة" کے ضمن میں ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء کو دارالالباب دمشق و بیروت سے شائع کرایا۔ غبطة الناظر اس مجموعہ کی جلد ۱، صفحہ ۹ تا ۳۶ پر مشتمل ہے۔

اب السفینة القادریة کی مذکورہ جلد پر دوسرے عرب محقق عبدالجلیل عبدالسلام نے تحقیق انجام دی اور اسے دار الکتب العلمیة بیروت نے ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء کو ۲۵۶ صفحات پر شائع کیا، غبطة الناظر اس میں بھی مطبوع ہے۔

غبطة الناظر کا اردو ترجمہ

پروفیسر ڈاکٹر عبدالحکیم مراد ازہری حفظہ اللہ ۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۰ء کو برطانیہ کے شہر ویسٹ منسٹر کے غیر مسلم گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ اسلام قبول کیا اور کیمبرج یونی ورسٹی انگلینڈ سے عربی لغت میں ایم فل کیا، پھر ۱۹۸۳ء سے ۱۹۸۹ء تک جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم پائی اور آکسفورڈ یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی۔ پھر کیمبرج یونی ورسٹی میں پروفیسر ہوئے۔ متعدد تصنیفات میں کتب امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے انگریزی تراجم شامل ہیں۔[۱۱۸]

غبطة الناظر کی کلکتہ اشاعت جب ڈاکٹر عبدالحکیم مراد کی نظر میں آئی تو انہوں نے اپنے دوست علامہ رسول بخش سعیدی حفظہ اللہ کو اس کے اردو ترجمہ کی تحریک دی۔[۱۱۹]

علامہ رسول بخش سعیدی، برطانیہ کے شہر برمنگھم میں واقع جامعہ اسلامیہ سلطان باہو ٹرسٹ کے پرنسپل ہیں، چناں چہ انہوں نے ڈاکٹر عبدالحکیم مراد کی خواہش پوری کرتے ہوئے ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء کو اردو ترجمہ کیا، پھر چار صفحات کا پیش لفظ لکھا، نیز صفہ اکیڈیمی لاہور کے ڈائریکٹر علامہ عمر حیات قادری حفظہ اللہ نے نو صفحات کا مقدمہ لکھا۔ اور یہ ترجمہ صفہ اکیڈیمی نے "شان غوث اعظم" نام سے ۵۳ صفحات پر شائع کیا۔

خلاصہ

غبطة الناظر بارے جو حقائق گزشتہ صفحات پر پیش کیے گئے، ان کا خلاصہ یہ ہے:

امام ابن حجر عسقلانی نے صوفیہ کے سلسلہ قادریہ میں اجازت پائی، جس کا ذکر خود انباء الغمر میں کیا۔ اور اپنی دوسری تصنیف ''المجمع المؤسس'' میں قادری شجرہ طریقت درج کیا۔ علاوہ ازیں سلسلہ کے سرتاج شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال پر لکھی گئی قدیم ترین کتاب علامہ شطنوفی کی ''بہجۃ الاسرار'' کا اختصار تیار کیا، جیسا کہ ابن حجر کے شاگرد علامہ سخاوی نے ''الجواهر و الدرر'' میں بتایا۔ اور علامہ عبداللہ بصری نے ''جمان الدرر'' میں اس اختصار کا نام ''غبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبد القادر'' لکھا۔ جب کہ علامہ جلال الدین سیوطی نے ''الاخبار الحسان فی فضل الطیلسان'' میں غبطة الناظر سے اخذ کیا۔ اب علامہ ابن حجر عسقلانی کے احوال و آثار پر پی ایچ ڈی کرنے والے ڈاکٹر شاکر محمود عبدالمنعم نے غبطة الناظر کو انہی کی تصنیفات میں شمار کیا۔

''غبطة الناظر فی ترجمة الشیخ عبد القادر'' کے قلمی نسخے پٹنہ، رباط، تیونس اور قاہرہ میں ہیں۔ اور یہ کلکتہ و بیروت و دمشق سے شائع ہوئی، نیز انٹرنیٹ پر دست یاب ہے، اور اردو ترجمہ لاہور سے چھپا۔

حوالہ جات وحواشی

٦٢ التوضیح لشرح الجامع الصحیح، جلد۱، صفحہ ۲۴۹ تا ۲۵۰

٦٣ الجواهر و الدرر، جلد۳، صفحہ ۱۲۷۰

٦٤ شیخ عبداللہ بصری کے حالات: الاعلام، جلد۴، صفحہ ۸۸/ سلك الدرر، جلد۳، صفحہ ۹۷ تا ۹۸/ معجم المؤلفین، جلد۲، صفحہ ۲۴۳

٦٥ فهرس دار الکتب المصریة، جلد۵، صفحہ ۱۵۱

٦٦ الفهرس الوصفی، جلد۳، صفحہ ۴۶ تا ۴۸

٦٧ ابن حجر العسقلانی، جلد۱، صفحہ ۲۳ تا ۲۴، ۳۳۰، جلد۲، صفحہ ۳۱۴

٦٨ علامہ جلال الدین سیوطی کے حالات: الاعلام، جلد۳، صفحہ ۳۰۱ تا ۳۰۲/ تذکرہ مصنفین درس نظامی، صفحہ ۱۲۹ تا ۱۳۴/ چند روز مصر میں، صفحہ ۱۸۵ تا ۱۹۰/ معجم المولفین، جلد۲،

صفحہ۸۲تا۸۵/ معجم المطبوعات العربیة و المعربة،جلد۱،صفحہ۱۰۷۳تا۱۰۸۵

۶۹ دلیل مخطوطات السیوطی و اماکن و جودھا،صفحہ۴۷

۷۰ ابن حجر العسقلانی ،جلد۱،صفحہ۳۳۰

۷۱ السفینة القادریة،قدیم اشاعت،صفحہ۹۸،جدید اشاعت،جلد۱،صفحہ۱۷۵

۷۲ السیف الربانی،صفحہ۵۶،۹۹

۷۳ ابن حجر العسقلانی ،جلد۱،صفحہ۳۱۷تا۳۸۶

۷۴ ابن حجر العسقلانی ،جلد۱،صفحہ۳۸۶تا۳۹۸

۷۵ ابن حجر العسقلانی ،جلد۱،صفحہ۳۳۰تا۳۳۱

۷۶ الشیخ عبد القادر و آراؤہ الاعتقادیة و الصوفیة،صفحہ۶۱

۷۷ شان غوث اعظم،صفحہ۱۳تا۱۴

۷۸ السفینة القادریة،جدید اشاعت،جلد۱،صفحہ۲۶تا۲۹/شان غوث اعظم،صفحہ۴۱تا۴۴

۷۹ ابن حجر العسقلانی ،جلد۱،صفحہ۳۵۱تا۳۷۷

۸۰ شیخ مجد الدین فیروز آبادی کے حالات: الاعــلام ،جلد۷،صفحہ۱۴۶تا۱۴۷/اویس قرنی کے دیس میں،صفحہ۹۲،۱۲۴تا۱۲۶/ العقد الثمین،جلد۲،صفحہ۳۹۲تا۴۰۱/ معجم المؤلفین، جلد۳،صفحہ۷۷۶تا۷۷۸/ معجم المطبوعات العربیة و المعربة،جلد۲،صفحہ۱۴۶۹تا۱۴۷۱

۸۱ المجمع الموسس للمعجم المفہرس،جلد۲،صفحہ۵۴۷تا۵۵۳/ المعجم المفہرس، صفحہ۱۶۲،۲۹۱،۳۴۹،۳۹۷،۴۰۴،۴۰۶،۴۱۳

۸۲ الجواھر و الدرر،جلد۳،صفحہ۱۲۷۰/ العقد الثمین ،جلد۲،صفحہ۳۹۶

۸۳ معجم العلماء و المشاھیر ،صفحہ۵۹۱

۸۴ امام لیث کے مزار بارے تازہ معلومات: چندروز مصر میں،صفحہ۱۴۵تا۱۴۶

۸۵ ابن حجر العسقلانی ،جلد۱،صفحہ۳۲۴تا۳۲۵/ معجم المطبوعات العربیة فی شبه القارة الھندیة الباکستانیة،صفحہ۱۲۴/ معجم المطبوعات العربیة و المعربة،جلد۱،صفحہ۸۰

۸۶ ابن حجر العسقلانی ،جلد۱،صفحہ۳۲۵

۸۷ المجمع الموسس للمعجم المفہرس،جلد۱،صفحہ۳۶۱تا۳۶۲

۸۸ المجمع الموسس للمعجم المفهرس، علامہ ابن حجر عسقلانی، تحقیق پروفیسر ڈاکٹر یوسف عبدالرحمٰن مرعشلی بیروتی مدینہ منورہ یونی ورسٹی، پہلی اشاعت ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء، دارالمعرفۃ بیروت، مصنف نے اس میں اپنے اساتذہ ومشائخ سے اخذ واتصال کی تفصیلات درج کی ہیں۔ چار جلد کے ۲۵۵۰ صفحات پر مطبوع ہے، جن میں تیسری جلد کے نصف سے چوتھی جلد کے خاتمہ تک فہارس کتاب از محقق ہیں۔

۸۹ المعجم المفهرس، او تجرید اسانید الکتب المشهورة و الاجزاء المنشورة، علامہ ابن حجر عسقلانی، تحقیق شیخ محمد شکور محمود الحاجی امدیر میادینی، امام وخطیب مسجد القدس، زرقاء اردن، پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء، موسسة الرسالة بیروت، اس میں مصنف نے مختلف مصنفین کی متعدد علوم میں ۱۹۶۰ سے زائد قدیم وجدید کتب بارے اپنی اسناد روایت بیان کی ہیں۔ ایک جلد کے ۶۸۱ صفحات پر مشتمل، جب کہ متن کتاب ۴۲۰ پر ختم ہوتا ہے۔

۹۰ المجمع المؤسس، جلد۱، صفحہ ۱۸۹، ۴۱۳، ۴۳۴ تا ۴۳۵، جلد۲، صفحہ ۱۰۲، ۴۶۴، ۴۸۷، ۵۱۷، ۵۴۳، ۶۲۳، ۶۳۳ تا ۶۳۴، جلد۳، صفحہ ۱۱۶، ۳۱۰/ المعجم المفهرس، صفحہ ۷۸

۹۱ المعجم المفهرس، صفحہ ۳۹۸

۹۲ المجمع المؤسس، جلد۱، صفحہ ۳۶۳ تا ۳۶۴، جلد۲، صفحہ ۵۴۰، جلد۳، صفحہ ۲۴۶، ۲۹۹/ المعجم المفهرس، صفحہ ۴۱۵

۹۳ المعجم المفهرس، صفحہ ۳۹۷

۹۴ المعجم المفهرس، صفحہ ۱۸۳

۹۵ المعجم المفهرس کے صفحہ ۴۰۱ تا ۴۰۳ پر چھٹے باب کی تیسری فصل ''کتب آداب تصوف و زهد'' عنوان سے ہے اور اس میں سولہ کتب تصوف کی اسناد درج ہیں۔

۹۶ المعجم المفهرس، صفحہ ۴۰۱

۹۷ المعجم المفهرس، صفحہ ۴۰۲

۹۸ المعجم المفهرس، صفحہ ۴۰۲

۹۹ المعجم المؤسس، جلد۲، صفحہ ۷۶ تا ۷۷/ المعجم المفهرس، صفحہ ۱۸۵ تا ۱۸۶

۱۰۰ المعجم المفهرس، صفحہ ۴۰۲

۱۰۱ المجمع المؤسس، جلد۳، صفحہ۶۷، ۱۸۳/ المعجم المفہرس، صفحہ۹۱، ۶۲۶

۱۰۲ المجمع المؤسس، جلد۱، صفحہ۴۴۰ تا ۴۴۱، جلد۲، صفحہ۷۷/ المعجم المفہرس، صفحہ۴۰۲

۱۰۳ المجمع المؤسس، جلد۲، صفحہ۱۸۱/ المعجم المفہرس، صفحہ۴۰۲

۱۰۴ المجمع المؤسس، جلد۲، صفحہ۲۹۱/ المجعم المفہرس، صفحہ۲۱۱

۱۰۵ المعجم المفہرس، صفحہ۱۸۵

۱۰۶ المعجم المفہرس، صفحہ۹۴

۱۰۷ المجمع المؤسس، جلد۲، صفحہ۳۲۷/ المعجم المفہرس، صفحہ۱۸۴

۱۰۸ المجمع المؤسس، جلد۲، صفحہ۱۴۷/ المعجم المفہرس، صفحہ۲۰۲، ۶۴۴

۱۰۹ المجمع المؤسس، جلد۱، صفحہ۲۰۹، ۳۰۱ تا ۳۰۲، ۳۶۲، ۴۶۲، جلد۲، صفحہ۱۱۴، ۱۹۳، ۲۲۸، ۲۶۴ تا ۲۶۵، ۳۰۷، ۴۸۰، ۵۴۶/ المعجم المفہرس، صفحہ۹۲ تا ۹۴

۱۱۰ المجمع المؤسس، جلد۲، صفحہ۲۶۴ تا ۲۶۵

۱۱۱ المجمع المؤسس، جلد۳، صفحہ۲۱۸ تا ۲۱۹

۱۱۲ المجمع المؤسس، جلد۳، صفحہ۱۱۴

۱۱۳ المجمع المؤسس، جلد۳، صفحہ۹۲ تا ۹۳

۱۱۴ المجمع المؤسس، جلد۳، صفحہ۳۳۹ تا ۳۴۱

۱۱۵ ابن حجر العسقلانی، جلد۱، صفحہ۳۳۰، جلد۲، صفحہ۳۱۲/ شان غوث اعظم، صفحہ۱۷/ فہارس الخزانة الحسنية، جلد۱، صفحہ۴۰۴ تا ۴۰۵

۱۱۶ ابن حجر العسقلانی، جلد۱، صفحہ۳۳۰/ شان غوث اعظم، صفحہ۱۷/ معجم المطبوعات العربية فی شبہ القارة الهندية الباكستانية، صفحہ۱۲۴/ معجم المطبوعات العربية و المعربة، جلد۱، صفحہ۸۰

۱۱۷ www.khizana.blogspot.com

۱۱۸ ڈاکٹر عبدالحکیم مراد بارے یہ تعارفی سطور انٹرنیٹ سے ماخوذ ہیں۔

۱۱۹ شان غوث اعظم، صفحہ۱۱۹

تیسری و آخری قسط

کتابوں کی دنیا

کچھ
"غبطۃ الناظر فی ترجمۃ الشیخ عبد القادر"
بارے

عبدالحق انصاری

کتابیات

عربی کتب

١ الاعلام، خیرالدین بن محمود زرکلی، وفات ١٣٩٦ھ/ ١٩٧٦ء، سترہویں اشاعت ١٤٢٨ھ/ ٢٠٠٧ء، دارالعلم للملایین، بیروت

٢ تاج الاعراس فی مناقب الحبیب القطب صالح بن عبد اللہ العطاس، شیخ سید علی بن حسین بن محمد عطاس، پیدائش ١٣٠٩ھ/ ١٨٩١ء، پہلی اشاعت غالباً ١٣٩٩ھ/ ١٩٧٩ء، مطبع منارہ قدس انڈونیشیا

٣ تراجم المؤلفین التونسیین، شیخ محمد بن محفوظ صفاقسی، وفات ١٤٠٩ھ/ ١٩٨٨ء، پہلی اشاعت ١٤٠٤ھ/ ١٩٨٢ء، دارالغرب الاسلامی، بیروت

۴ التوضیح لشرح الجامع الصحیح، شیخ سراج الدین ابی حفص عمر بن علی انصاری المعروف بہ ابن ملقن، وفات ۸۰۴ھ/ ۱۴۰۱ء، شیخ خالد بن محمود علی الرباط اور شیخ جمعہ فتحی کی نگرانی میں محققین کی جماعت نے تحقیق انجام دی، پہلی اشاعت ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء، وزارت اوقاف قطر

۵ الجواهر و الدرر فی ترجمة شیخ الاسلام ابن حجر، علامہ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی، وفات ۹۰۲ھ/ ۱۴۹۷ء، تحقیق ابراہیم باجس عبد الجید، پہلی اشاعت ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء، دارابن حزم، بیروت

۶ ابن حجر العسقلانی، مصنفاته و دراسة فی منهجه، و موارده فی کتابه الاصابة، ڈاکٹر شاکر محمود عبدالمنعم، پہلی اشاعت ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء، مؤسسة الرسالة، بیروت

۷ خلاصة الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر، شیخ محمد امین بن فضل اللہ محبی، وفات ۱۱۱۱ھ/ ۱۶۹۹ء، تحقیق محمد بن حسن اسماعیل، پہلی اشاعت ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء، دار الکتب العلمیة، بیروت

۸ الدرر الکامنة فی اعیان المائة الثامنة، علامہ ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر عسقلانی، وفات ۸۵۲ھ/ ۱۴۴۹ء، سنہ اشاعت و ناشر کا نام درج نہیں، حیدر آباد دکن کی اشاعت ۱۳۵۰ھ/ ۱۹۳۱ء کا عکس جو عرب دنیا سے شائع ہوا۔

۹ دلیل مخطوطات السیوطی و اماکن و جودها، احمد خازندار و محمد ابراہیم شیبانی، پہلی اشاعت ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء، مکتبہ ابن تیمیہ، کویت

۱۰ الذیل علی طبقات الحنابلة، شیخ ابوالفرج زین الدین عبدالرحمٰن بن احمد ابن رجب حنبلی، وفات ۷۹۵ھ/ ۱۳۹۳ء، تحقیق ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن سلیمان عثیمین، پہلی اشاعت ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۵ء، مکتبة عبیکان، ریاض

۱۱ السحب الوابلة علی ضرائح الحنابلة، شیخ محمد بن عبداللہ ابن حمید حنبلی عنزی، وفات ۱۲۹۵ھ/ ۱۸۷۸ء، پہلی اشاعت ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء، مکتبہ امام احمد، شہر کا نام درج نہیں۔

۱۲ سلك الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر، شیخ سید محمد خلیل بن علی مرادی، وفات ۱۲۰۶ھ/ ۱۷۹۱ء، تحقیق اکرام حسن علمی، پہلی اشاعت ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء، دار صادر، بیروت

۱۳ السیف الربانی فی عنق المعترض علی الغوث الجیلانی، شیخ سید محمد مکی بن مصطفیٰ عزوز، وفات ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء، اشاعت ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء، مکتبہ امام احمد رضا، لاہور

۱۴ طبقات الاولیاء، شیخ سراج الدین ابن ملقن، تحقیق شیخ نورالدین محمد بن سید شریبہ ازہری،

دوسری اشاعت ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، دار المعرفۃ، بیروت

۱۵ شیخ عبد القادر الجیلانی و آراؤہ الاعتقادیۃ و الصوفیۃ، ڈاکٹر سعید بن مسفر قحطانی، پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء، مصنف نے شائع کی۔

۱۶ الشیخ عبد القادر الجیلانی و اعلام القادریۃ، ڈاکٹر محمد احمد درنیقہ، پہلی اشاعت ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء، الدار العربیۃ للموسوعات، بیروت

۱۷ العقد الثمین فی تاریخ البلد الامین، شیخ تقی الدین محمد بن احمد حسنی فاسی مکی، وفات ۸۳۲ھ/ ۱۴۲۹ء، تحقیق محمد حامد فقی، وفات ۱۳۷۸ھ/ ۱۹۵۹ء، نیز فواد سید، وفات ۱۳۸۷ھ/ ۱۹۶۷ء، ومحمود محمد طناحی، وفات ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء، دوسری اشاعت ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، موسسۃ الرسالۃ، بیروت

۱۸ غبطۃ الناظر فی ترجمۃ الشیخ عبد القادر، علامہ ابن حجر عسقلانی، تحقیق شیخ محمد سالم بواب، ''السفینۃ القادریۃ'' نامی مجموعہ کی پہلی جلد میں شامل ہے، پہلی اشاعت ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء، دار الالباب، بیروت و دمشق

۱۹ فہارس الخزانۃ الحسنیۃ ، فہرس قسم التاریخ و الرحلات و الاجازات، شیخ محمد عبد اللہ عنان، شیخ عبد العالی مدبر، شیخ محمد سعید حنشی، پہلی جلد، اشاعت ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء، شاہی مکتبہ رباط

۲۰ فہرس دار الکتب المصریۃ ، الکتب العربیۃ الموجودۃ بالدار، شیخ محمد عبد الرسول ابراہیم وغیرہ، پانچوں جلد پہلی اشاعت ۱۳۴۸ھ/ ۱۹۳۰ء، آٹھویں جلد پہلی اشاعت ۱۳۶۱ھ/ ۱۹۴۲ء، دار الکتب مصریہ، قاہرہ

۲۱ الفہرس المختصر لمخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف، محمد بن احمد مطیع الرحمٰن، عادل بن جمیل عید، پہلی اشاعت ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء، مکتبہ شاہ فہد، ریاض

۲۲ الفہرس الوصفی لمخطوطات السیرۃ النبویۃ و متعلقاتہا، پروفیسر ڈاکٹر قاسم سامرائی، اشاعت ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء، ابن سعود یونی ورسٹی، ریاض

۲۳ المجمع المؤسس للمجعم المفہرس، علامہ ابن حجر عسقلانی، تحقیق پروفیسر ڈاکٹر یوسف عبد الرحمٰن مرعشلی، پیدائش ۱۳۷۲ھ/ ۱۹۵۳ء، پہلی اشاعت ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۲ء، دار المعرفۃ بیروت

۲۴ معجم العلماء و المشاہیر، الذین افردوا بتراجم خاصۃ، شیخ عبد اللہ بن محمد حبشی، پیدائش ۱۳۶۸ھ/ ۱۹۴۹ء، پہلی اشاعت ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء، المجمع الثقافی، ابوظبی

۲۵ معجم المولفین، تراجم مصنفی الکتب العربیۃ، شیخ عمر رضا کحالہ، وفات ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۷ء،

پہلی اشاعت ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت

۲۶ معجم مصنفات الحنابلۃ، من وفیات ۲۴۱ھ-۱۴۲۰ھ، پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ بن محمد طریقی، پیدائش ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء، پہلی اشاعت ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء، مصنف نے ریاض سے شائع کی۔

۲۷ معجم المطبوعات العربیۃ، فی شبہ القارۃ الھندیۃ الباکستانیۃ، ڈاکٹر احمد خان، پیدائش ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء، پہلی اشاعت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، مکتبہ شاہ فہد ریاض

۲۸ معجم المطبوعات العربیۃ و المعربۃ، یوسف بن الیان سرکیس، وفات ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء، سنہ اشاعت درج نہیں، دار صادر بیروت

۲۹ المعجم المفھرس، او تجرید اسانید الکتب المشھورۃ و الا جزاء المنشورۃ، علامہ ابن حجر عسقلانی، تحقیق شیخ محمد شکور محمود الحاجی امریر میادینی، پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء، موسسۃ الرسالۃ، بیروت

۳۰ المنھج الاحمد فی تراجم اصحاب الامام احمد، شیخ مجیر الدین ابی الیمن عبدالرحمٰن بن محمد علیمی مقدسی حنبلی، وفات ۹۲۸ھ/۱۵۲۲ء، تحقیق شیخ عبدالقادر ارناووط، وفات ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء، نیز محی الدین نجیب وغیرہ، پہلی اشاعت ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء، دار صادر بیروت

۳۱ المواھب الجلیلۃ شرح حزب الوسیلۃ، شیخ سید محمد امین بن احمد گیلانی، وفات ۱۲۷۴ھ/۱۸۵۷ء، ''السفینۃ القادریۃ'' نامی مجموعہ میں مطبوع ہے، سنہ اشاعت درج نہیں، مکتبۃ النجاح، طرابلس، لیبیا

۳۲ المواھب الجلیلۃ شرح حزب الوسیلۃ، شیخ سید محمد امین گیلانی، تحقیق شیخ محمد سالم بواب، ''السفینۃ القادریۃ'' کی پہلی جلد میں شامل ہے، پہلی اشاعت ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء، دار الالباب، بیروت و دمشق

فارسی کتب

۳۳ فہرست نسخہ ہائی خطی کتاب خانہ گنج بخش، احمد منزوی، اشاعت ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد

اردو کتب

۳۴ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے دیس میں، صاحبزادہ محمد نعیم اللہ نوری، پیدائش ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء، اشاعت ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء، فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور اوکاڑا

۳۵ بهجة الاسرار، زبهرة الابرار، شیخ نورالدین علی بن یوسف شطنوفی، وفات ۷۱۳ھ/۱۳۱۴ء کی تصنیف کا ترجمہ از پروفیسر مولانا سید احمد علی شاہ چشتی بٹالوی، وفات ۱۳۴۵ھ/ ۱۹۲۶ء، پہلی اشاعت ۱۴۱۵ھ/ 1995ء، پروگریسیو بکس لاہور

۳۶ تذکرہ اکابر اہل سنت، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، وفات ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء، دوسری اشاعت ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء، فرید بک سٹال لاہور

۳۷ تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، پیدائش ۱۳۴۶ھ/ ۱۹۲۸ء، دوسری اشاعت ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء، مکتبہ نبویہ لاہور

۳۸ تذکرہ مصنفین درس نظامی، پروفیسر ڈاکٹر سفیر اختر راہی، پیدائش ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۷ء، اشاعت ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء، مکتبہ رحمانیہ لاہور

۳۹ چند روز مصر میں، صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری، پیدائش ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۸ء، اشاعت ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء، فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور اوکاڑا

۴۰ حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، پروفیسر خلیق احمد نظامی، پہلی اشاعت، سنہ طباعت درج نہیں، مکتبہ رحمانیہ لاہور

۴۱ زبدة الآثار تلخیص بهجة الاسرار، شاہ عبدالحق محدث دہلوی، وفات ۱۰۵۲ھ/۱۶۴۲ء، فارسی سے ترجمہ از علامہ اقبال احمد فاروقی، پہلی اشاعت ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء، مکتبہ نبویہ لاہور

۴۲ سفر محبت، صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری، اشاعت ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء، فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور، اوکاڑا

۴۳ شان غوث اعظم، علامہ ابن حجر عسقلانی کی ”غبطة الناظر في ترجمة الشيخ عبد القادر“ کا ترجمہ از علامہ رسول بخش سعیدی، سنہ اشاعت درج نہیں، سنہ ترجمہ ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء، صفہ اکیڈمی لاہور

۴۴ العطايا النبوية في الفتاوى الرضوية، مولانا احمد رضا خان بریلوی، وفات ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء، اشاعت ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء، رضا اکیڈمی بمبئی

۴۵ مرآة التصانيف، مولانا محمد عبدالستار قادری چشتی، پیدائش ۱۳۶۸ھ/ ۱۹۴۹ء، پہلی جلد، پہلی اشاعت ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء، مکتبہ قادریہ لاہور